بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر

دوشنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

جلد ۳۴ | ۲۳ ماہ فتح ۱۳۲۵ ہش | ۲۸ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ | ۲۳ دسمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۹۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے احباب آنے شروع ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے کافی چہل پہل ہو گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمارے نوجوان تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں

ہماری ہر دوسری نسل پہلی نسل سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۳ دسمبر ۱۹۴۶ء

(مرتبہ۔ چودھری فیض احمد صاحب گجراتی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے ہفتہ سے مجھے سینے میں کچھ درد محسوس ہوتی تھی۔ پہلے تو میں نے سمجھا کہ شاید موسم کی وجہ سے ہوا لگ گئی ہے۔ مگر بعد میں جب پاؤں میں بھی درد ہوا تو میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا۔ کہ یہ وہی جوڑوں کا درد ہے۔ جس کا دورہ پہلے بھی کبھی کبھی ہو جایا کرتا ہے۔ جلسہ سالانہ قریب آنے کی وجہ سے مجھے فکر پیدا ہوا۔ کہ

گزشتہ جلسہ سالانہ

پر بھی میں کام نہ کر سکا تھا۔ اور اس دفعہ پھر بیماری کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب مجھے جلسہ سالانہ کا احساس ہوا اور میرا ذہن اس طرف گیا۔ کہ یہ وہی درد ہے جو پہلے بھی بعض اوقات ہو جایا کرتا ہے۔ تو مجھے اس بیماری کے علاج کی طرف توجہ ہوئی۔ علاج شروع کیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس مرض میں کمی کر دی۔ اب بظاہر درد تو نہیں ہے مگر جوڑوں میں کمزوری واقع ہو گئی ہے۔ اور سیڑھیوں پر یا اونچی نیچی جگہ چڑھتے اور اترتے وقت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور پیر لٹکا کر بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے درد زیادہ ہو جاتی ہے۔ چونکہ صحت بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور بیماری بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس لئے

ہمارے ہاتھ میں تو دعا ہی ہے

اور دعاؤں سے ہی کام لینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور کرم سے اس کمزوری کو دور فرمائے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے دن بالکل قریب آتے جا رہے ہیں۔ اور کام بھی بہت زیادہ ہے۔

اس کے بعد میں جماعت کو تحریک جدید کے چندوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آجکل تحریک جدید کے معاملہ میں

دو قسم کی پریشانیاں

ہیں۔ جو کہ دن بدن کم ہونے کی بجائے شدت کے ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اور یہ امر کسی حد تک نہایت تشویشناک ہے۔ ایک پریشانی تو یہ ہے کہ تحریک جدید کے موجودہ اخراجات اس کی آمد سے بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں۔ اور ایسے حالات میں بڑھ رہے ہیں۔ جنکا دور کرنا بظاہر ہماری طاقت سے باہر نظر آتا ہے یعنی باوجود تحریک جدید کے اکثر کارکنوں کے نہایت اعلیٰ تعاون اور محنت سے کام کرنے کے اس کا خرچ اسکی آمد سے کہیں زیادہ ہو رہا ہے اس میں شک نہیں کہ بعض لوگ کمزور اور سست بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ پوری محنت توجہ اور اقتصاد سے کام نہیں کرتے۔ لیکن نوے فیصدی کارکن ایسے ہیں۔ جو اپنے فرائض کو نہایت عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ان ساری باتوں کے باوجود

تحریک جدید کے خرچ

میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ اضافہ ایسا ہے جو اسکی آمد کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت زیادہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو واقفین سندھ کی زمینوں پر کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ صرف نام کے واقف ہیں۔ اور در حقیقت وہ اس قربانی اور اخلاص سے کام نہیں کرتے جس سے کہ انہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور ان کے کام کے نتائج خوشکن ہونے کی بجائے حیرانی کا موجب بن رہے ہیں۔ بلکہ میرا تو اندازہ ہے۔ کہ وہ اتنا بھی کام نہیں کرتے جتنا کہ ایک ہوشیار نوکر کرتا ہے اس وجہ سے یہ بہت بڑا ذریعہ آمد کا بند ہی چلا جاتا ہے۔ لیکن جو لوگ اس وقت

غیر ممالک میں تبلیغ

کر رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جو نہایت محنت۔ تندہی اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں اور وہ نہایت تنگ حالات میں گزارہ کر رہے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وہ ایسے تنگ حالات میں گزارہ کر رہے ہیں۔ جن کے متعلق ہم یہاں بیٹھے کر قیاس کرنا بھی ناممکن ہے۔ اور ان میں سے کئی کارکن تو ایسے بھی ہیں۔ جو بعض مقامات میں فاقوں سے بھی دوچار ہوتے رہتے ہیں۔ مگر وہ اپنے اخلاص کی وجہ سے جسطرح ہو سکتا ہے گزارہ کر رہے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض کے پاس پیسہ نہیں ہوتا۔ مگر وہ ہر صورت میں گزارہ کرتے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اس ملک کے معیار کے مطابق بہت ہی کم خرچ پر گزارہ کر رہے ہیں اور اگر اس ملک کے اخراجات اور اس گزارہ کا جو انکو دیا جاتا ہے موازنہ کیا جائے۔ تو وہ گزارہ جو انکو ایک مہینے کے لئے دیا جاتا ہے ایک ہفتہ کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکتا مگر وہ بیچارے جسطرح بھی ہو سکتا ہے اسی ایک ہفتہ کیلئے بھی ناکافی خرچ سے مہینہ بھر گزارہ کرتے ہیں۔ اور اس بارہ میں انکو کئی قسم کی تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض کو فاقوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے مگر وہ ان ساری باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے اپنے کام کو نہایت خوبی سے سرانجام دیتے چلے جا رہے ہیں۔ انکے گزارے کا یوں اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یورپ میں سب ملکوں سے غریب ملک دوسری یا تیسری ساتھ جو متحدہ علاقے ہیں۔ مگر وہاں ایک انسان تین پاؤنڈ فی ہفتہ کماتا ہے یعنی بارہ پونڈ ماہوار فرانس اور انگلستان کا معیار اس سے بہت بلند ہے وہاں کا مزدور چار پونڈ سے لیکر آٹھ پونڈ تک فی ہفتہ کماتا ہے۔ اور امریکہ میں تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ مگر فرانس اور انگلستان کو بھی ... لو وہاں

ایڈیٹر۔ ...

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

سے کے

مزدور کی کمائی

قریبًا سترہ پونڈ سے لیکر چونتیس پونڈ تک ماہوار بنتی ہے۔ مگر ہم اپنے مبلغین کو انگلستان اور دوسری جگہوں میں زیادہ سے زیادہ چھ پونڈ ماہوار گذارہ دیتے ہیں۔ اور بعض ایسی جگہوں کے مبلغین کو جہاں جنگ کے اثرات کی وجہ سے ہر قسم کی چیزیں نہایت گراں ہیں۔ آٹھ پونڈ سے کچھ زائد بھی دے دیتے ہیں۔ لیکن وہ خرچ جو ہم ان کو زائد دیتے ہیں وہ بھی عمومًا ایسا ہی ہوتا ہے کہ ان کے رہائشی مکان کے کرایہ۔ تبلیغی مکان کے کرایہ یا ٹریکٹوں وغیرہ کی چھپوائی اور ریل وغیرہ کے کرایہ کے لئے دے دیا۔ ویسے ان کے اپنے گذارہ کے لئے کچھ زائد نہیں دیا جاتا۔ گویا ہم ان کو وہاں کے ادنیٰ مزدوروں سے بھی کم خرچ دیتے ہیں اور اس خرچ سے ہمارے مبلغین

نہایت تنگی سے

گذارہ کرتے ہیں۔ ذرا غور تو کرو کہ ان ممالک میں جہاں کا ایک مزدور سترہ پونڈ سے چونتیس [۳۴] پونڈ تک ماہوار کماتا ہے۔ وہاں ایک مبلغ چھ پونڈ ماہوار گذارہ پا کر کس طرح گذر کرتا ہوگا۔ اور اس کے ساتھ یہ امر بھی ہے۔ کہ اسے اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی میں ملنا پڑتا ہے۔ بہرحال وہ جس طرح ہو سکتا ہے۔ اسی رقم سے اپنے تمام اخراجات کو پورا کرتا ہے اس کے لئے اس کو کئی قسم کی مشکلات بھی پیش آتی ہیں۔ مگر وہ ان کا مقابلہ کرتا چلا جاتا ہے۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود بھی تحریک جدید کے اخراجات بڑھتے جاتے ہیں۔ اور ان کے مقابلے میں آمد کم ہوتی جاتی ہے۔ مثلاً ایک چیز یہ ہے۔ کہ اب جبکہ ہم اپنے مبلغین کو باہر کے ممالک میں بھیج رہے ہیں۔ اس طرح کچھ مبلغین تو یہاں سے باہر کے ممالک میں جائیں گے۔ اور کچھ مبلغین باہر سے واپس بھی آئیں گے۔ مبلغین کی موجودہ تعداد جو باہر جانے والی ہے۔ ان کو باہر بھیجنے کے خرچ کی اوسط تقریبًا

دو ہزار روپیہ فی مبلغ

کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اور اس وقت تک پچاس کے قریب مبلغین باہر جا چکے ہیں۔ جن کا خرچ ایک لاکھ روپیہ کے قریب بنتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ مبلغین باہر جانے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ ان کے پاسپورٹ تیار کرانے اور ریل اور جہازوں کے کرایہ کا خرچ بھی پچاس آدمی کے لئے ایک لاکھ روپیہ تک بنتا ہے۔ اس طرح باہر کے ممالک کے مبلغین کی تعداد سو تک پہنچ جائے گی۔ اگر یہ مبلغین تیسرے سال کے بعد بھی واپس آئیں۔ اور خرچ اس وقت سے قیمتوں کے گرنے کی وجہ سے کم بھی ہو جائے۔ تب بھی ان کو لانے اور لے جانے کا مجموعی خرچ اندازًا ڈیڑھ لاکھ ہوگا۔ یعنی سو مبلغ بھجوانے اور سو مبلغ کو واپس بلانے کا یہ جو میں نے دو لاکھ کا خرچ اوپر بتایا ہے۔ وہ صرف پہلی دفعہ کے مبلغین کے خرچ کا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس دفعہ ہم صرف اپنے مبلغین کو باہر بھیج رہے ہیں۔ اور باہر سے آنے والے کوئی نہیں ہیں۔ اور ان

جانے والے مبلغین

میں سے اکثر نئی جگہوں میں جا رہے ہیں۔ انگلستان میں پہلے مولوی جلال الدین صاحب شمس تھے صرف ان کے واپس آنے کا خرچ ہوا۔ لیکن ان کی جگہ اب چار نئے مبلغین تو جا چکے ہیں۔ اور دو اب جا رہے ہیں۔ گویا ان کی جگہ چھ کے جانے کا خرچ برداشت کرنا پڑا۔ مگر آنے کا خرچ صرف ایک مبلغ کا برداشت کرنا پڑا۔ لیکن دو سال کے بعد چھ مبلغ کے آنے کا اور چھ مبلغ بھیجنے کا خرچ برداشت کرنا پڑیگا۔ اسی طرح امریکہ کی طرف بھی صرف یہاں سے مبلغین بھیجے جا رہے ہیں۔ وہاں سے واپس آنے والے صرف صوفی صاحب ہیں۔ فرانس کے ملک میں اس سے پہلے مبلغین نہیں تھے۔ اب دو بھیجے گئے ہیں۔

اٹلی کے ملک میں

پہلے صرف ایک مبلغ تھا۔ اب دو اور بھیجے گئے ہیں۔ سپین کے علاقہ میں پہلے مبلغین نہیں تھے۔ اب دو بھیجے گئے ہیں۔ اسی طرح جرمن اور سوئٹزرلینڈ کے علاقوں میں پہلے مبلغین نہیں تھے۔ اب تین بھیجے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ویسٹ افریقہ میں پہلے ہمارے صرف تین مبلغ تھے۔ اب اور بھیجے جا رہے ہیں۔ بارہ [۱۲] یا چودہ [۱۴] مبلغین تو وہاں جا چکے ہیں اور پندرہ یا سولہ اب جانے والے ہیں۔ پہلے صرف ۳ مبلغ وہاں تھے۔ اب انشاء اللہ جلد ستائیس اٹھائیس مبلغ ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایسٹ افریقہ میں صرف ایک مبلغ تھا۔ اب چودہ پندرہ بھجوانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ ایران میں بھی پہلے کوئی مبلغ نہ تھا۔ اب دو مبلغین بھیجے گئے ہیں فلسطین میں ہمارا صرف ایک مبلغ ہوتا تھا۔ اسے واپس نہیں بلایا گیا لیکن دو اور مبلغ وہاں بھجوا دئے گئے ہیں۔ صرف ان جانے والے مبلغین کے سفر خرچ کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ سے دو لاکھ تک ہے۔ مگر چونکہ ہمیں یہ دو یا تین لاکھ کا خرچ ہر سال نہیں کرنا پڑیگا۔ اور

تین سال میں ایک دفعہ

کرنا ہوگا۔ اس لئے حسابی طور پر اس خرچ کو تین سالوں میں پھیلا کر ستر اسی ہزار سالانہ کا یہ خرچ ہوتا ہے۔ بلکہ اگر آئندہ چند سال میں اگر کرائے گرے اور اشیاء کی قیمتیں نہ گریں۔ تو چار لاکھ کے قریب تین سالہ خرچ ہوگا۔ یا سوا لاکھ کے قریب سالانہ۔ بہرحال چندے میں سے ستر ہزار روپیہ تو الگ کرنا پڑیگا۔ اور یہ مبلغین کے صرف باہر بھجوانے اور پرانے مبلغوں کو بلوانے کا خرچ ہوگا اس کے علاوہ ہمارے بیرونی مشنوں کا خرچ

ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ

ہے اور اتنا ہی خرچ یہاں کے تحریک جدید کے زیر تعلیم اور دفاتر وغیرہ میں کام کرنے والے لوگوں پر سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ یہ کل خرچ

تین لاکھ ستر ہزار روپیہ

ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس میں مثلاً کتابوں اور ٹریکٹوں وغیرہ کا خرچ ملا لیا جائے۔ تو یہ کل خرچ چار لاکھ ستر ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر باہر کے ممالک میں ایسی جگہوں میں جہاں پہلے سے مشن قائم نہیں ہیں۔ اب نئے مشن قائم کئے جا رہے ہیں اگر ان مشنوں کے لئے نئے مکان وغیرہ خریدنے کا بندوبست کیا جائے۔ تا وہ مبلغ ہاں اطمینان کے ساتھ تبلیغ کا کام صحیح طور پر کر سکیں تو اس کا خرچ بھی اس میں شامل کرنا ہوگا۔ انگلستان میں ہمارا مشن قائم ہے۔ وہاں ہمارا اپنا دار التبلیغ اور مسجد ہے۔ کم سے کم ہمیں وہاں کے متعلق اطمینان تو حاصل ہے۔ مگر جہاں ہمارے اپنے مکان یا مبلغین کے لئے رہائش کی جگہیں نہیں ہیں۔ وہاں اطمینان کے ساتھ کوئی مبلغ تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اگر ہم فرانس میں جہاں اب نیا مشن قائم کیا جا رہا ہے۔ اپنا مکان یا جائیداد خریدیں۔ اسی طرح سپین اور جرمنی وغیرہ میں بھی خریدیں۔ تو ہمارا ہر ملک کے مکان پر ساٹھ ستر ہزار اور ایک لاکھ کے قریب مسجد پر خرچ ہوگا۔ اگر سر دست ان اخراجات کو ملتوی کر دیا جائے۔ تو بھی چار لاکھ ستر ہزار روپیہ کا خرچ بنتا ہے۔ اس کے علاوہ

قادیان میں تحریک جدید

کے دفتر اور اس کے متعلقہ کاموں کے لئے عمارات بنوائی جائیں۔ تو پچاس ہزار روپیہ سالانہ خرچ کا اندازہ اس کا بھی رکھنا چاہیئے۔ گویا یہ کل خرچ پانچ لاکھ بیس ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ گو اس وقت خرچ کی اوسط اتنی نہیں ہے۔ مگر اب جبکہ ہمارے مبلغین باہر جا اور آ رہے ہیں۔ یقینًا ہمیں اسی قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ موجودہ اخراجات بھی تین لاکھ سالانہ سے اوپر ہیں۔ مگر پچھلے سال کے تحریک جدید کے وعدوں میں سے صرف دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ اس وقت تک وصول ہوا ہے۔ سر دست تو ہم اپنے مبلغین سے کہہ رہے ہیں۔ کہ جس طرح ہو سکے تنگی سے گذارہ کرو۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ بوجھ ان سے بھی زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص چند مہینے تک ہمت دلیری اور قربانی سے یہ بوجھ برداشت کرے۔ اور کفایت شعاری سے کام لے کر اپنے کام کو سر انجام دے لے۔ مگر

اس قسم کے بوجھ

ہمیشہ کے لئے تو برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ پس کچھ بھی ہو۔ ہمارے مبلغین انتہا درجہ کی قربانی اور اخلاص سے بھی کام کریں۔ بہرحال قریب کے عرصہ میں یہ اخراجات ہم کو بڑھانے پڑیں گے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ان کو بڑھائے بغیر ہم اس عظیم الشان کام کو چلا ہی نہیں سکیں گے۔ ہم نے اس کے متعلق ایک نئی سکیم یہ سوچی تھی۔ کہ

دفتر دوم کے مجاہدین

کی کل رقم پورے نو [۹] سال تک جمع ہوتی رہیگی۔ اور اس طرح ہم ایک مضبوط ریزرو فنڈ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور پھر اس روپیہ کو تجارت وغیرہ میں لگا کر بڑھایا جا سکے گا۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دن بدن بڑھتی اور پھیلتی چلی جائیگی۔ اس لئے پانچہزار سے بڑھ کر دس ہزار اور دس ہزار سے بڑھ کر پندرہ ہزار اور پندرہ ہزار سے بڑھ کر بیس ہزار تک مجاہدین پیدا ہوتے جائیں گے جو

اخلاص اور جوش

سے قربانیاں کرنیوالے ہوں گے۔ اور اس طرح یہ بوجھ ہلکا ہوتا چلا جائیگا۔ مگر موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ سکیم بھی کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے مجاہدین کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ اور ان کے وعدوں کی ادائیگی تو اس سے بھی کم ہے۔ یہ امر نہایت حیران کن اور تشویشناک ہے اور اسکے دو ہی نتیجے نکالے جا سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہنا پڑیگا۔ کہ دفتر دوم میں حصہ لینے والی نئی فوج میں وہ جوش اور اخلاص نہیں ہے جو دفتر اول میں حصہ لینے والی پرانی فوج میں تھا۔ یہ امر بھی تشویشناک ہے اور یا یہ کہنا پڑیگا۔ کہ نئی فوج کی آمدنی اتنی نہیں ہے جتنی کہ

پرانی فوج

کی تھی۔ اور یہ امر بھی نیوی لحاظ سے سخت خطرناک ہے غرض اس کی کسی بھی پہلو پر بھی غور کیا جائے۔ یہ امر خالی از خطرہ نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے مجاہدین کی تعداد کو دیکھ کر حیرت آتی ہے کیا دفتر اول کی پہلی میعاد کے ختم ہونے تک یعنی دس سال میں اتنے بھی نئے مجاہدین پیدا نہ ہو سکتے تھے۔ کہ ان میں ہر سال پانچ سو نیا ملازم ہوتا۔ پانچ سو نیا صناع ہوتا۔ پانچ سو نیا تاجر ہوتا۔ اور پانچسو نیا پیشہ ور ہوتا کیا اتنی بڑی جماعت سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ظاہر امر بالکل بدیہی تھا۔ کہ اتنی بڑی جماعت سے سال میں

پانچ سو نئے مجاہدین

پیدا ہوں۔ اور دس سالوں کے بعد ایک نئی پانچ ہزار کی فوج تیار ہو جائے۔ جہاں تک حساب کا تعلق ہے۔ حساب کا معاملہ صاف ہے۔ اگر جماعت صحیح طور پر ترقی کرتی چلی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ ہر سال پانچسو بلکہ ہزار ڈیڑھ ہزار آدمی جماعت میں ایسے نہ ہوں۔ جو پہلے چھوٹے تھے۔ اور اپنے والدین کے ساتھ رہتے تھے اور اب انہوں نے اپنا کوئی الگ کام شروع کیا ہو اور ان میں سے کوئی لوہار بن گیا ہے کوئی معمار بن گیا ہو کوئی کپڑے کا تاجر بن گیا ہے۔ اور کوئی تاجر بن گیا ہے۔ اور ایسے ہی احمدیوں کی تعداد ہندوستان میں ہر سال ہزار ڈیڑھ ہزار ہونی چاہیئے۔ اور اگر کم از کم تعداد بھی لے لی جائے۔ تو پانچسو سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ تعداد دس سال کے عرصہ میں پانچ ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسے آدمیوں کی آمدنی جو دوکاندار یا پیشہ ور ہیں سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار بن جاتی ہے اور پانچہزار کی چھ سات لاکھ ماہوار بن جاتی ہے جو سال میں اسی نوے لاکھ بنتی ہے اگر وہ اپنی آمدن میں سے پانچ فیصدی چندہ بھی تحریک جدید میں دیں تو چار پانچ لاکھ سالانہ چندہ تو اس نئی جماعت سے ہی آ جانا چاہیئے۔ مگر تحریک جدید کے

گذشتہ سال کے وعدے

ساڑھے ستانوے ہزار کے قریب تھے۔ اور ان میں سے اس وقت تک ادائیگی صرف پچاس ہزار ہوئی ہے۔ اور جو پرانے حصہ لینے والے ہیں ان کے وعدے دو لاکھ ساٹھ ہزار کے تھے۔ جن میں سے اس وقت تک دو لاکھ چالیس ہزار وہ ادا کر چکے ہیں۔ یعنی پرانے لوگوں نے پچانوے فیصدی رقم ادا کر دی ہے اور باقی وہ ادا کر رہے ہیں اور چونکہ ان کی ادائیگی کی رفتار بھی کافی تیز ہے اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ جنوری تک ساری رقم ادا کر دیں گے۔ ان کے مقابلہ میں نئے نوجوانوں نے کوئی اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ پرانوں کے مقابلہ میں جوش اور اخلاص زیادہ دکھاتے اور عملی قربانیوں کی ایک مثال قائم کر دیتے انہوں نے چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ اور چھیانوے ہزار کے وعدوں میں سے صرف پچاس ہزار روپیہ ادا کیا ہے۔ اور چھیالیس ہزار اب تک بھی ادا نہیں کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے چندوں میں سے صرف باون ۵۲ فی صدی ادا کیا ہے اور

نئی فوج

کی فیصدی کو پرانی فوج کی فی صدی سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ کیونکہ پرانے مجاہدین نے پچانوے فیصدی چندے ادا کر دیئے ہیں۔ اور باقی ادا کر رہے ہیں۔ مگر نئی فوج نے صرف باون ۵۲ فی صدی ادا کئے ہیں۔ پس اس قسم کے حالات نہایت تشویشناک ہیں۔ اگر یہی حالت رہی۔ تو کل کو ہمیں اپنے بنے بنائے مشن چھوڑنے پڑیں گے۔ مگر میں یہ تو نہیں سمجھ سکتا کہ ہم اپنے مشن چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ جب تک ہمارے اندر ایمان باقی ہے۔ ہم موجودہ مشن تو نہیں چھوڑیں گے مگر جماعت کی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے حیرت ضرور آتی ہے یاد رکھو جماعت کسی ایک نسل کا نام نہیں ہے بلکہ جماعت

متواتر کئی نسلوں کا نام ہے

جسکے پہلے افراد کا کام اس وقت ان جھنڈوں کو گاڑنے کا کام ہے اور پھر ان بنیادوں کو مستحکم بنانے کا کام ہے۔ جن پر ہماری آئندہ نسلیں عمارت کھڑی کرینگی۔ جماعت کے معنی تو یہ ہیں کہ ایک کے بعد دوسری نسل دوسری کے بعد تیسری نسل اور تیسری کے بعد چوتھی نسل متواتر قربانیاں کرتی چلی جائے۔ اس وقت ہم جو قربانیاں کر رہے ہیں ہماری قربانی کا انحصار تو اس پر نہیں بلکہ جیسے یہ ہے یعنی کچھ لوگ جمع ہو کر جیسے کی شکل میں قربانیاں کر رہے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں یہ تو یقین رکھتا ہوں کہ یہ گروہ اپنی زندگیوں تک متواتر قربانیاں پیش کرتا چلا جائیگا۔ لیکن چونکہ یہ تحریک ایک سال یا دو سال یا دس سال کے لئے جاری نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ تحریک اس کے بعد بیس اور بیس کے بعد تیس اور تیس کے بعد چالیس سالوں تک اور اس کے بعد تک چلی جائے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ نوجوان جوش اور اخلاص کے ساتھ دین کے لئے قربانیاں کریں اور ہر نئی فوج پرانی فوج سے بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرتی چلی جائے۔ اور نسل بعد نسل یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ

نوجوان اپنی اصلاح کریں

جب تک نوجوانوں کے اندر قربانی کا مادہ نہیں پیدا ہوتا جب تک نوجوانوں کے اندر قربانی کے لئے حوصلہ نہیں پیدا ہوتا۔ اور جب تک نوجوانوں کی اقتصادی حالت بہتر سے بہتر نہیں ہو جاتی۔ وہ صحیح طور پر قربانی نہیں کر سکتے۔ اور پھر جب تک ہر سال ہزاروں ایسے نئے نوجوان نہیں پیدا ہوتے جو صناع ملازم اور پیشہ ور نہیں۔ اس قسم کی سکیم کو چلایا نہیں جا سکتا۔ مگر یہاں تو یہ حالت ہے کہ پرانی فوج تو متواتر کئی سالوں سے قربانیاں کرتی آ رہی ہے۔ اور اس فوج کے مجاہدین نے اخلاص اور قربانی کی نہایت اعلیٰ مثال قائم کر دی ہے۔ لیکن نئی فوج پر ایک قسم کا جمود اور سکون طاری ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ان کو ان باتوں کا احساس تک بھی نہیں ہے۔ حالانکہ ہماری کوشش تو یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہماری ہر دوسری نسل پہلی سے ترقی یافتہ ہو۔ اور پہلوں سے بڑھ چڑھ کر

قربانیاں پیش کرے

اور اپنے جوش اور اخلاص کا مظاہرہ کرے۔ یہ نمونہ جو نئی فوج کے مجاہدین نے دکھلایا ہے۔ نہایت خطرناک نتائج پیدا کرنے والا ثابت ہوگا۔ پس میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور جو پہلے سے اس جہاد میں حصہ لے رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔ اور جو نوجوان کسی وجہ سے اب تک اس جہاد میں حصہ نہیں لے سکے۔ وہ اب وعدے لکھائیں۔ اور جہاں تک ان سے ممکن ہو سکے۔ زیادہ سے زیادہ قربانی کریں۔ پرانے لوگوں کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جس طرح انہوں نے پہلے بھی جوش اور اخلاص سے اس جہاد میں حصہ لے کر

ایک بے نظیر مثال

قائم کی ہے۔ اب وہ اس کو زیادہ سے زیادہ بے نظیر بنانے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی آئندہ نسلیں بھی ان کو فخر اور عزت کے ساتھ یاد کریں۔ کیونکہ قربانی ہی دنیا میں ایک ایسی چیز ہے۔ جو کسی کا نام زندہ رکھنے کا موجب بن سکتی ہے اس وقت تک دنیا میں اربوں انسان مر چکے ہیں۔ ان میں سے کروڑوں ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو مرے ہوئے ابھی چند سال بھی نہیں گذرتے کہ ان کا نام و نشان تک مٹ جاتا ہے۔ مگر ان کے مقابلے میں کئی لوگ ایسے بھی فوت ہوئے جن کی وفات پر ہزاروں سال گذر چکے ہیں۔ مگر ان کی قومیں ان کی بے نظیر قربانیوں کی وجہ سے انہیں

نہایت عزت کے ساتھ

یاد کرتی ہیں۔ دنیا میں کونسا ایسا انسان گذرا ہے جس کا نام سوائے کسی نیک مثال کے اب تک زندہ ہے۔ اور اس لئے زندہ ہے۔ کہ اس کی جسمانی نسل اب تک قائم ہے۔ کونسا صحابی ایسا ہے۔ جس کو اس کی اولاد کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دنیا میں کوئی نبی بھی ایسا نہیں گذرا۔ جسے اس کی اولاد کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہو۔ بلکہ ان سب کو صرف ان کی عدیم المثال قربانیوں کی وجہ سے ہی یاد کیا جاتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو ہی دیکھ لو کیا ہم آپ کو آپ کی اولاد کی وجہ سے یاد کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہم تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے یاد کرتے ہیں۔ کہ آپ نے دین کے رستے میں قربانیوں اور اخلاص کی وہ مثال قائم کی جس کی نظیر نہ پہلوں میں اور نہ ہی پچھلوں میں مل سکتی ہے پس ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے یاد کرتے ہیں۔ کہ آپ نے اسلام کے لئے وہ عملی نمونہ دکھایا جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کتنی عزت ہمارے دلوں میں ہے مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ عزت ان کی اولاد کی وجہ سے ہے؟ ہم میں سے تو اکثر ایسے ہیں۔ جو جانتے تک نہیں کہ

حضرت ابوبکرؓ کی نسل

کہاں تک چلی اور ان کی نسل کے حالات ہی محفوظ نہیں ہیں۔ آج بہت سے لوگ ایسے موجود ہیں جو اپنے آپ کو حضرت ابوبکرؓ کی اولاد ظاہر کر کے اپنے آپ کو صدیقی کہتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے کوئی کہے کہ

تم قسم کھاؤ کہ واقعی

تم صدیقی ہو۔ اور تمہارا سلسلہ نسبت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے؟ تو وہ ہرگز قسم نہیں کھا سکیں گے۔ اور اگر وہ قسم کھا بھی جائیں۔ تو ہم کہیں گے کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں اور بے ایمان ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ حضرت ابوبکر کی نسل کے حالات اتنے محفوظ ہی نہیں ہیں کہ آج کوئی اپنے آپ کو صحیح طور پر اُن کی طرف منسوب کر سکے پس ہم

حضرت ابوبکر کی عزت

اس لئے نہیں کرتے کہ ان کی نسل کا کام عالیشان ہے نہ ہم حضرت عمر کی

عزت اس لئے

نہیں کرتے۔ کہ اُن کی نسل بڑی نہایت اعلیٰ پایہ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم حضرت عثمانؓ کی عزت اسلئے نہیں کرتے کہ ان کی نسل کارہائے نمایاں کر رہی ہے اور ہم حضرت علیؓ کو اسلئے نہیں یاد کرتے کہ ان کی نسل میں خاص خوبیاں ہیں۔ حضرت علیؓ کا تو سلسلہ نسب ابھی تک چل رہا ہے مگر ان کی عزت اسلئے نہیں کی جاتی کہ ان کی نسل اب تک قائم ہے۔ باقی بھی جتنے صحابہؓ تھے ان میں سے کوئی ایک بھی تو ایسا نہیں جسے اس کی نسل کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہو پس

حقیقت یہ ہے

کہ ہم ان کو ان کی ذاتی قربانیوں کی وجہ سے یاد کرتے ہیں۔ اور ان کی عزت کرتے ہیں اور اس زمانے کے یا بعد کے زمانہ کے جتنے لوگوں کو بھی ہم یاد کرتے ہیں صرف ان کی ذاتی قربانیوں کی وجہ سے ہی یاد کرتے ہیں۔ آج کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں جس کی نسبت کہا جاسکے کہ اسے اس کی اچھی نسل یا خاندان کی وجہ سے عزت حاصل ہے۔ سب سے زیادہ عزت تو اسوقت سادات کی ہی کی جاتی ہے مگر بارہ تیرہ نسلیں گذرنے کے بعد انکی عزت بھی کم ہونے لگی اور اب تو یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ ہندوستان کے کسی بھی جیل خانے میں چلے جاؤ تم کو

بیسیوں سیّد

ایسے ملیں گے جو چوری کے مقدمات میں سزا یافتہ ہوں گے بیسیوں سید ایسے ملیں گے جو دھوکہ بازی کے مقدمات میں گرفتار ہوں گے۔ بیسیوں سید ایسے ملیں گے جو ڈاکے اور ٹھگی کے مقدمات میں زیر حراست ہوں گے اور بیسیوں سید ایسے ہونگے جو اسی قسم کے دوسرے برے افعال کی وجہ سے سزا بھگت رہے ہونگے پس دنیا میں ہر شخص اپنے اعمال سے ہی عزت پاتا ہے اور ہم بھی اپنے اعمال سے ہی عزت پا سکیں گے کون کہہ سکتا ہے کہ ہماری نسلیں کب تک چلیں گی کسی کی ایک نسل چلتی ہے کسی کی دو نسلیں چلتی ہیں اور کسی کی اس سے زیادہ نسلیں چلتی ہیں مگر یہ سلسلہ آخر کسی نہ کسی جگہ منقطع ہو جاتا ہے یہ ممکن نہیں کہ کسی ایک شخص کی ایک نسل دیر تک دین کو قائم رکھے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پوری قوم ایک نسل کی بجائے پس قومی طور پر

اسلام کا جھنڈا

کھڑا کرنا بالکل ممکن ہے مگر فردی طور پر ناممکن ہے پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جنہوں نے پہلے بھی دین کی خدمت کی ہے۔ اب بھی ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ تھک کر نہیں بیٹھ جائیں گے بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں گے کیونکہ اگر وہ اپنے ناموں کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قربانیوں کے اس معیار پر پورے اتریں جس کا مطالبہ اسوقت اسلام ان سے کر رہا ہے لوگ جتنی دنیوی کوششیں بھی اپنی اولادوں کے لئے کرتے ہیں صرف اسلئے کہ ان کا نام زندہ رہے وہ سب کوششیں آخر بیکار جاتی ہیں۔ مگر دین کی خاطر قربانی کرنا ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ ہمیش تک تمہاری یاد کو آئندہ نسلوں کے دلوں میں قائم رکھتی ہے اور یہی

ایک ایسی یادگار

تم اپنے پیچھے چھوڑ جاؤ گے جو کسی کے مٹانے سے بھی نہیں مٹ سکیگی بلکہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد ہماری جماعت کے اندر ایسے آدمی پیدا ہونگے جو تمہارے ناموں کی بقا کیلئے ان تھک کوشش کریں گے اور وہ کرید کرید کر لوگوں سے تمہارے حالات معلوم کیا کریں گے اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی ایسے ہوں گے جو ان کتب کو خرید کر اپنے گھروں میں رکھیں گے پھر ان کی جگہ نئے آدمی پیدا ہونے جائیں گے جو تمہارے حالات کی کتب خرید کر اپنے پاس رکھیں گے یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا اور یہ اس وقت تک بھی جاری رہے گا۔ جبکہ تمہاری نسلیں مٹ چکی ہوں گی۔

صحابہؓ ہی کو دیکھ لو

انہوں نے دین کے جھنڈے گاڑنے کے لئے نہایت بے نظیر قربانیاں کیں ان کے بعد جوں جوں زمانہ گذرتا گیا تو جن لوگوں کے دلوں میں دین کی محبت اور دین کے لئے اخلاص تھا ان کو صحابہؓ کی قربانیاں معلوم ہوئیں تو ان کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ

صحابہ کے حالات

کو محفوظ کریں چنانچہ انہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیا اور اس کام کے لئے ان کو نہایت تندہی سے کام کرنا پڑا اور انہوں نے کرید کرید کر صحابہؓ کے حالات لوگوں سے دریافت کئے اور کئی قسم کے اخراجات برداشت کرکے انہوں نے صحابہ کی زندگیوں کے تمام پہلوؤں کے حالات قلمبند کئے۔ چنانچہ صحابہؓ کے حالات پر آٹھ آٹھ اور نو نو جلدیں لکھی گئیں اور زر کثیر خرچ کرکے لوگ وہ کتابیں اپنی لائبریریوں میں رکھتے ہیں میری اپنی لائبریری میں بھی وہ کتابیں موجود ہیں حضرت خلیفہ اولؓ کی لائبریری میں بھی وہ کتابیں موجود ہیں۔ اسی طرح انجمن کی لائبریری میں بھی کئی ایسی کتابیں موجود ہونگی۔ وہ دن ہماری جماعت پر خدا کے فضل سے بہت جلد آنیوالا ہے کہ جماعت میں ایسے مصنف پیدا ہو جائیں گے جو

ہمارے زمانہ کے حالات

لکھیں گے اور وہ اسی طرح کرید کرید کر ہمارے حالات کو دریافت کیا کریں گے۔ جس طرح پہلے مصنفین نے صحابہؓ کے حالات دریافت کرکے لکھے اور وہ ہر طبقہ کے قربانی کرنے والے احمدیوں کے حالات لکھیں گے وہ ایک احمدی مزدور کے حالات بھی لکھیں گے وہ ایک احمدی لوہار کے حالات بھی قلمبند کریں گے اور وہ ایک احمدی ترکھان کے حالات بھی محفوظ کریں گے غرض وہ ایک ایک مخلص احمدی کے حالات تلاش کر کرکے بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھیں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اسلام کی خدمت کرنے والے صحابہؓ یا بعد میں ہمارے زمانہ والے

تمام احمدیوں کے حالات

کتابوں میں محفوظ کئے جائیں گے اور ان سب کے نام یقیناً قیامت تک محفوظ رہیں گے اور جب ان کی نسل ختم ہو چکی ہوگی جب ان کا نسب نامہ ختم ہو چکا ہوگا اور جب ان کی اولادوں میں سے ان کا کوئی نام لیوا بھی باقی نہ ہوگا۔ اسوقت لوگ ان کی کتابوں میں لکھے ہوئے حالات کو پڑھیں گے اور ان کے ناموں کو نہایت عزت اور فخر کے ساتھ یاد کیا جائیگا اور ٹھیک اسی طرح یاد کیا جائیگا۔ جس طرح آج ہم صحابہؓ رضی اللہ عنہم کے ناموں کو عزت اور فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ اور

تمہاری آنیوالی نسلیں

جب تمہاری قربانیوں کے حالات پڑھیں گی تو ادب اور احترام کے ساتھ ان کے سر جھک جایا کریں گے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمہارے لئے دین کے رستے میں قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے۔ پس تم دین کی خدمات میں بیش از بیش ترقی کرو جو اگلے جہاں میں بھی تمہارے کام آئے گی اور اس جہاں میں تمہارا نام ابدالآباد تک زندہ رکھنے کا موجب ہوگی۔ مگر جب تک تم صحیح طور پر

صحابہؓ کے نقش قدم پر

نہیں چلو گے دین کا کام تو رک نہیں سکے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کام کو چلانے کا خود ذمہ دار ہے۔ مگر تمہارا نام ضرور مٹ جائیگا۔ پس پرانی فوج جو ایک عرصہ سے قربانیاں کرتی چلی آ رہی ہے وہ اپنی قربانیوں کو اور بھی بڑھانے کی کوشش کرے۔ اور نئی فوج بھی جو دفتر دوم میں حصہ لے رہی ہے اور جس کے ابھی ریزرو فنڈ قائم کرنیوالے دور میں سے سات سال باقی ہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرے ان کے اندر اس بات کے لئے غیرت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے زمانے کے اخراجات کو خود برداشت کریں اور وہ اس بوجھ کو کسی دوسرے وقت کے لوگوں پر نہ پڑنے دیں اس وقت جیسا کہ ان کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے انکی قربانیاں شاندار نہیں ہیں کیونکہ اول تو ان کے وعدے ہی بہت کم ہیں اور پھر ان کے چندوں کی ادائیگی ان کے وعدوں سے بھی بہت کم ہے۔ اور یہ امر نہایت پریشانی کا موجب ہے پس آج سے

ہر نوجوان

جس کی عمر اٹھارہ سال سے اوپر ہے اس بات کا عہد کر لیوے کہ وہ اس دور میں ضرور شامل ہوگا اگر نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں گے تو تھوڑے ہی دنوں میں ان کی تعداد دس بیس ہزار تک پہنچ جائے گی۔ اور پھر یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی چلی جائے گی۔ ہر نوجوان یہ سمجھ لے کہ یہ کام کسی اور نے نہیں کرنا بلکہ میں نے ہی کرنا ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی ذمہ داری مجھ پر ہی عاید ہوتی ہے اگر نوجوان اس عظیم الشان ذمہ داری کو سمجھ لینگے تو یقیناً ہم ایک نہایت مضبوط ریزرو فنڈ قائم کر سکیں گے پھر ہر نئے دور کے بعد نئے مجاہدین پیدا ہوتے چلے جائیں گے جو اس بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھانے کے قابل ہونگے اور یہ سلسلہ اسی طرح قیامت تک جاری رہیگا پس جماعت کا ہر شخص اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے یہ عہد کرلے کہ وہ کسی زید بکر یا عمر کو نہیں دیکھیگا کہ وہ کیا کر رہے ہیں بلکہ وہ اپنی زندگی کو صحابہؓ کے رنگ میں رنگین کرنیکی کوشش کریگا۔ میں جماعت کے نوجوانوں کو خواہ وہ لاہور کے رہنے والے ہوں یا امرتسر کے سیالکوٹ کے رہنے والے ہوں یا گجرات کے پشاور کے رہنے والے ہوں یا دہلی کے اور اس سے آگے چلکر حیدرآباد کے اور علاقہ کے رہنے والے ہوں اس امر کی طرف

خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اس بات کو اپنے ذمہ لیں کہ انہوں نے ہر ممکن طریق سے اس اگلے دور کو کامیاب بنانا ہے اور اسکے لیے انہیں کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ ضرور کریں گے اور وہ کسی نوجوان کو بھی اس میں حصہ لئے بغیر نہیں چھوڑیں گے پس جب دیکھا گیا تو یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ

احمدیوں کی ماہوار آمدن

پچاس ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ جو چھ لاکھ روپیہ سالانہ بنتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اگر ان میں وصیت والا کوئی نہ ہو تو ان کی طرف سے ساڑھے سینتیس ہزار روپیہ سالانہ چندہ آنا چاہیئے۔ اور اگر وصیت والے بھی ہوں تو ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ چندہ ان کی طرف سے آنا چاہیئے۔ ورنہ کم از کم اڑتالیس ہزار سالانہ تو ضرور آنا چاہیئے۔ مگر ان کا سالانہ چندہ تیس ہزار روپیہ کے قریب آتا ہے۔ حالانکہ اگر کوشش کی جائے تو اس چندہ کی مقدار بڑھائی جاسکتی ہے یہی حال

لاہور کی جماعت

کا بھی ہے۔ ان دونوں جماعتوں کا چندہ عام ہی اسی ہزار تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ اور اسی طرح تحریک جدید کا چندہ چالیس ہزار تک جاسکتا ہے مگر پوری طرح توجہ نہ کرنے کی وجہ سے دہلی اور لاہور کی جماعتوں کے تحریک جدید کے چندے صرف بیس ہزار روپیہ تک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے چند اور شہروں سے متعلق بھی اندازہ لگایا ہے کہ اگر وہاں کے کارکنان کوشش کریں تو وہاں کے چندوں کی مقدار کو بڑھا لینا کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ مگر یہ کام توجہ اور محنت چاہتا ہے۔ اگر جماعت کے لوگوں کے سامنے

سلسلہ کی ضروریات

اور تحریک جدید کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کیا جائے تو یہ کام مشکل نہیں ہے اس وقت

صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ

۹ نو لاکھ روپیہ سالانہ کا ہے۔ مگر میرا اندازہ ہے کہ اب جنگ کے ختم ہونے پر اس کو بجائے کم ہونے کے پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ۔ اسی طرح تحریک جدید کا چندہ سات آٹھ لاکھ سالانہ دونوں دوروں کا مل کر ہونا چاہیئے۔ لیکن اتنے وعدے نہیں ہوتے۔ اور چندوں کی وصولی کی رفتار اور بھی سست ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو اس کام کو چلانا مشکل ہو جائے گا۔

اس سال کے تحریک جدید کے چندوں کی دونوں دور ملاکر کل وصولی اس وقت تک دو ۲ لاکھ نوے ہزار ہے۔ اور وعدے تین لاکھ پچیس ہزار کے ہیں۔ حالانکہ اگر لوگ قربانی سے کام لیتے تو اس وقت تک کم از کم وصولی ساڑھے تین لاکھ ہونی چاہیئے تھی۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شخص اپنی ذمہ واری کو سمجھے۔ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ

فلاں سیکرٹری یا فلاں کارکن

اچھی طرح کام نہیں کرتا تو میں کیوں کروں یہ ان کی ایمانی کمزوری پر دلالت کرتا ہے کیونکہ سوائے کسی کمزور ایمان والے کے اس قسم کے خیالات کوئی شخص بھی اپنے دل میں نہیں لاسکتا۔ صحابہ اس قسم کی باتیں ہرگز نہیں کرتے تھے کہ فلاں شخص کام نہیں کرتا اس لئے ہم بھی کام نہیں کرتے۔ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے تھے۔ اگر لوگوں میں اسی قسم کے خیالات پیدا ہو جائیں کہ وہ چند کمزور لوگوں کو دیکھ کر خود بھی کام کرنا چھوڑ دیں تو دین کے کام کون کرے گا۔ پس ہر شخص اپنے دل میں یہ سمجھ لیوے کہ دین کی

ساری ذمہ واری

مجھ پر ہی ہے۔ اور میرے ایک کے سستی یا کمزوری دکھانے سے دین کے کاموں میں حرج واقع ہو جائے گا۔ جب ہم میں سے ہر شخص اس بات کو پوری طرح ذہن نشین کرے گا تو یہ تمام روکاوٹیں خود بخود دور ہوتی چلی جائیں گی۔ پس ہر شخص سمجھ لے کہ

میں ہی دین کا ستون ہوں

اور دین کی چھت میرے ہی سہارے پہ کھڑی ہے اور اگر یہ چھت میری کسی کمزوری کی وجہ سے گر گئی تو میں خود بھی اس کے نیچے آکر پس جاؤنگا۔ ایک مثل مشہور ہے کہ کوئی چھوٹا سا جانور رات کو اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف اونچی کرکے سویا کرتا ہے۔ ایک دن کسی نے اس سے پوچھا کہ تم اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف کرکے کیوں سوتے ہو۔ تو اس نے کہا میں اپنی ٹانگیں اس لئے آسمان کی طرف کرکے سوتا ہوں کہ اگر رات کو آسمان گر پڑے تو میں اس کو

اپنی ٹانگوں پر

سہار سکوں۔ یہ ایک مثال ہے جو کسی چھوٹے سے جانور کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو درحقیقت یہ مثال کسی چھوٹے سے جانور کی نہیں بلکہ مومن کی ہے۔ اور مومن کی مثال ایسی ہی ہونی چاہیئے۔ ہر مومن کو اپنے دل میں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ

میں نے ہی ساری دنیا کو بچانا ہے

میں نے ہی ساری دنیا کو کفر سے نجات دلانی ہے میں نے ہی ساری دنیا کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے جانا ہے۔ اور میں نے ہی ساری دنیا میں اسلام کے جھنڈے کو گاڑنا ہے جب تم میں سے اگر سارے نہیں تو کچھ مومن بھی اس مقام کو حاصل کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری امداد کا ذمہ لے لیگا اور وہ تمہارے جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دے گا۔ جس وقت حضرت لوطؑ کی بستی پر عذاب آنے والا تھا۔ تو فرشتوں نے اس عذاب کے متعلق

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کو پہلے ہی اس کے متعلق خبر دے دی تھی جب حضرت ابراہیمؑ کو اس کے متعلق معلوم ہوا تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اس عذاب کے ٹل جانے کے لئے دعائیں کرنے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔ کہ اے اللہ اگر اس بستی میں سو نیک آدمی ہوں گے۔ تو کیا تو ان کو بچانے کی خاطر باقی ساری بستی کو بھی نہ بچالے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیمؑ! اگر سو آدمی ان میں سے نیک ہوگا تو میں ضرور ان کی خاطر باقی

تمام لوگوں کو چھوڑ دوں گا۔

تب حضرت ابراہیمؑ کو شبہ ہوا کہ اس ساری بستی میں سو مومن بھی نہیں ہے۔ پھر عرض کیا کہ اے اللہ کہ اگر سو سے بھی کم نوے ہی مومن ہوں تو سو کیا اور نوے کیا۔ کیا تو نوے مومنوں کی خاطر بھی اس بستی سے اپنا عذاب نہیں ٹلا دیگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ابراہیمؑ ہم نے تیری دعا کو سنا۔ اگر نوے مومن بھی اس بستی میں ہوں گے تو ہم ان کی خاطر باقی لوگوں کو بھی چھوڑ دیں گے تب حضرت ابراہیمؑ کو پھر شبہ ہوا کہ اس بستی میں نوے مومن بھی نہیں ہیں۔ آپ نے پھر عرض کیا کہ نوے کیا اور اسی کیا۔ کیا تو اسی مومنوں کے لئے باقی لوگوں کو

عذاب سے نجات

نہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بھی منظور ہے تب حضرت ابراہیمؑ نے سمجھا کہ اس بستی میں اسی مومن بھی نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرت ابراہیم ستر، ساٹھ، پچاس اور آخر دس تک پہنچے۔ اور عرض کیا اے خدا دس کیا اور بیس کیا۔ کیا تو دس مومنوں کی خاطر ساری بستی کو نہیں بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر دس مومن بھی ہوں گے تو میرا عذاب ٹل سکتا ہے۔ تب حضرت ابراہیمؑ سمجھ گئے کہ اس ساری بستی میں سوائے

حضرت لوط اور ان کے خاندان کے

کوئی بھی مومن نہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے اور پھر دعا نہ کی۔ غرض اللہ تعالیٰ تھوڑے نیکوں کی خاطر بہتوں کی جان بھی بچا لیا کرتا ہے۔ یہ جو میں نے جانور کے آسمان کی طرف ٹانگیں کرکے سونے کی مثال بیان کی ہے۔ ایک جانور بھلا کب ٹانگیں کھڑی کرسکتا ہے یہ تو مومن کی مثال ہے کہ مومن باوجودیکہ بظاہر چھوٹا ہوتا ہے وہ اس عظیم الشان کام کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے کہ وہ ساری دنیا کو عذاب سے بچائے گا۔ کوتاہ اندیش لوگ اس کے ان ارادوں کو دیکھ کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور ہنستے ہیں کہ یہ بیچارہ کسی کو کیا بچا سکتا ہے۔ مگر وہی چھوٹا سا مومن جس کا لوگ تمسخر اڑاتے ہیں اپنی محنت اور کوششوں کی وجہ سے خدا کے دربار میں کامیاب اور سرخرو ہو کر پیش ہوتا ہے۔ دنیا کے لوگوں کو تو یہی عادت ہے کہ وہ مومنوں کے ایسے دعووں کو سن کر ٹھٹھے کرتے ہیں۔ اور بظاہر اس قسم کے دعوے ہوتے بھی عجیب سے ہیں

حکومت امریکہ کا سالانہ بجٹ

بیس اور تیس ارب کے درمیان ہوتا ہے۔ انگلستان کا سالانہ بجٹ پندرہ ارب کا ہوتا ہے۔ اور ہندوستان کی حکومت کا بجٹ چار ارب کے قریب ہوتا ہے۔ اور ان کے مقابلے میں ہماری جماعت کا سالانہ بجٹ صرف چند لاکھ کا ہوتا ہے۔ اور چند لاکھ کے بجٹ کو اربوں کے بجٹ کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے جب ہم چند لاکھ روپے سالانہ بجٹ والے اس قسم کے دعوے کرتے ہیں کہ ہم تمام دنیا کو کفر سے نجات دلائیں گے۔ اور ہم تمام دنیا پہ اسلام کا پرچم لہرائیں گے۔ تو اربوں روپے کے بجٹ والی حکومتوں کے لوگ ہماری باتوں کو ہنسی مذاق میں ٹال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ غریب بھلا کیا کرسکتے ہیں پس ہمارا جو مبلغ اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کی مثال اس جانور کی سی ہوتی ہے جو رات کو آسمان کی طرف اس لئے ٹانگیں اونچی کرکے سوتا ہے کہ اگر آسمان ٹوٹ پڑے تو وہ اس کو اپنی ٹانگوں پر سہار سکے۔ یہ مثال دراصل مومن کی ہے۔ ورنہ جانور سے کون باتیں کرسکتا ہے۔ اس قسم کا کام صرف مومن ہی کرسکتا ہے اور باوجود بظاہر انتہائی کمزور ہونے کے وہ ہر قسم کی قربانی پیش کرتا ہے۔ اور جس طرح مثال میں ایک چھوٹا سا جانور کہتا ہے کہ اگر آسمان گر پڑا تو میں ساری دنیا کو بچا لوں گا۔ اور میں اپنی جان کی قربانی پیش کردونگا۔ اسی طرح ایک مومن بھی کہتا ہے کہ میں ساری دنیا کو بچانے کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کردوں گا پس تمہیں چاہیئے کہ تم بھی اسی قسم کے مومن بنو کہ

ساری دنیا کو بچانے کے لئے

اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی جان کی قربانی پیش کرو جب مومن ہر دن اور ہر رات خدا کے سامنے اپنی جان کی قربانی پیش کرتا ہے تب اس کے راستہ سے ہر قسم کی مشکلات ہٹتی چلی جاتی ہیں۔ اور خدا کا فضل نازل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور خدا ہر میدان میں اپنے بندے کا ساتھ دیتا ہے اور شیطان کے لشکروں کو شکست ہوتی ہے اور خدا کی طرف سے جو عذاب دنیا پر نازل ہونے والے ہوتے ہیں۔ اور جو تباہی کے سامان دنیا پہ وارد ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب واپس چلے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اب میری دنیا مومنوں سے بھر رہی ہے۔ اس لئے اب میرا عذاب اس پر حرام ہو جائے گا۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں تحریک جدید کے مجاہدوں سے قربانیوں کا بے نظیر مطالبہ

اور

بعض مخلصین کے مخلصانہ جذبات کا اظہار

یاد رکھو! خدا کے راستہ میں جو خرچ کیا ہوگا وہی کام آئے گا!

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ شاندار خطبہ جو دلوں کے زنگ دُور کرنیوالا اور قربانیوں کے لئے تیار کرنیوالا ہے۔ آپ کے پیش ہو رہا ہے۔ خطبہ پڑھ لینے کے بعد ہر مومن مخلص کا دل اور ایمان کہے گا۔ کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایسا حصّہ لینا چاہیئے جو اللہ تعالےٰ کے حضور قبولیت کا شرف پا جائے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے دور اوّل کے اکثر مخلصین نے قربانیوں کی ایک شاندار مثال اپنے امام کے حضور پیش کی ہے۔ تیرھویں سال کے لئے بھی ان کا پہلا فرض ہے کہ وہ ایسی قربانی کے وعدے پیش کریں جو اُنکی قربانی کی مثال کو بے نظیر کر دیں۔

"یاد رکھو! اس نئے دور میں بہت ہی زیادہ قربانی کی ضرورت ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے مَیں آپ کو اس نئے دَور کی اہمیّت سے آگاہ کر سکوں۔ یہ طاقت خدا کے سوا کس کو ہے کہ وہ دلوں کو بدل دے۔ مگر مَیں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان بدلے ہوئے حالات کے مطابق قربانی کریں۔ ہم اب قربانی کے اس دَور میں سے گذر رہے ہیں۔ کہ ہمیں اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑے گا۔"

حضور ایدّہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد تحریک جدید کی اہمیّت اور ضرورت کو کھلے طور پر آپکے پیش کر رہا ہے۔ اسلام کے لئے قربانیوں کا یہ نیا دَور ہر احمدی سے کہہ رہا ہے کہ محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کی حفاظت صرف جماعت احمدیہ کی قربانی اور اس کے ایثار پر منحصر ہے۔ پس اے احمدی مجاھد! تو نے اپنے امام کے حضور اپنی وہ قربانی پیش کرنی ہے۔ جو ایک مومن مخلص کی شان کے شایاں ہے اور اسی کا آپ سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ بیشک آپکو اخراجات میں مشکلات بھی ہونگی اور قحط کی تنگی آپ کو مجبور کر رہی ہوگی۔ مگر اے خدا کے سپاہی! اپنے امام کا یہ فرمان یاد رکھ کہ:۔

"اخراجات کی زیادتی کی ذمہ داری زیادہ تر آپ پر ہی ہے سِلسلہ کی ذمہ داری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔"

پس آپ یہ کہہ کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے کہ مَیں قحط اور اخراجات کی تنگی سے مجبور ہوں۔ کیونکہ آپ نے اپنے امام کے ہاتھ پر یہ عہد کیا تھا کہ "مَیں دین کو دنیا پر مقدّم کرونگا"۔ یہ عہد آپ کو کہہ رہا ہے کہ سِلسلہ کی تبلیغی ضروریات کا پورا کرنا آپ کا پہلا فرض ہے۔ اسلئے آپ کو پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ بلکہ آگے بڑھ کر لبیک کہنا چاہیئے کیونکہ "یاد رہے کہ بہت سے احباب بسا اوقات چندے کے لئے فاقہ برداشت کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اپنی بیوی۔ بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں اور اس تنگی کے باوجود وہ اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا کا قرض اس لئے ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے پس درحقیقت یہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے خدا نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے۔"

پس آپ کو باوجود تنگی ترشی کے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصّہ لینا ہے کیونکہ آپ کے کان میں یہ آواز پہنچ چکی کہ حضور ایدّہ اللہ تعالےٰ تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے مطالبہ فرما رہے ہیں۔

"جب تک کسی کے کان میں امام کی آواز نہیں آتی۔ اسوقت تک ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ مجھے ابھی آواز نہیں آئی۔ اگر آتی تو مَیں سب کچھ اسلام کے لئے قربان کر دونگا۔ مگر آواز کے آنے کے بعد کسی کا پیچھے رہ جانا یقیناً افسوس کی بات ہوتی ہے۔"

پس آپ پیچھے رہنے والوں میں سے نہ ہوں بلکہ آگے بڑھنے والوں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شاندار قربانیاں کرنے والوں کی مثالیں تو بہت سی ہیں۔ جن میں سے بعض اخبار میں شائع ہو چکی ہیں اور کچھ یہاں بھی درج کی جاتی ہیں۔ تا وعدہ کرنے والے احباب بھی اپنی قربانی کے پیش کرنے میں کسی قسم کی کمزوری نہ دکھائیں۔ بسا اوقات نمونہ کا بھی بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔

ماسٹر عبدالکریم صاحب اوّل مدرس مڈل بھلووال جالندھر تحریر فرماتے ہیں:۔

"پیارے آقا! باوجود حالات ناساز گار ہونے کے خاکسار کا اپنا۔ اہلیہ صاحبہ اور چار بچوّں کا وعدہ ۔/177 پیش کیا تھا۔ مگر دوران سال میں حضور کے خطبات اور ملفوظات پڑھ کر دل قابو سے باہر ہوگیا اور ۔/54 کا اضافہ کر کے ۔/231 کا وعدہ کیا۔ اسکے بعد حضور کی طرف سے تعمیراتِ افریقہ کا فرمان ملا۔ گو اس میں پچاس دینے کو لکھا تھا۔ مگر خاکسار نے ۔/95 کا وعدہ کیا۔ اس میں اپنے اہل و عیال کو شامل کرنا بھی ضروری سمجھا۔ حالات نے کچھ پلٹا کھایا کہ اس وعدے میں سے ۔/120 کی رقم قابل ادا ہے۔ اب حضور کا فرمان آئیندہ کے متعلق آنے پر تشویش میں تھا کہ کتنا وعدہ کیا جائے جو ایک رات خواب میں اللہ تعالیٰ نے دکھایا ۔/301 روپیہ کی آواز آئی اور فوراً آنکھ کھل گئی۔ یہ حقیر سی رقم پیش کر کے عرض گذار ہوں کہ حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے قبول فرما کر جلد تر ادا کرنے کی توفیق بخشے۔"

سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب امیر جماعت بمبئی

"میرا وعدہ ۔/80 اور میرے بچے ہاشم اسمٰعیل آدم صاحب کا وعدہ ۔/100 ہے۔ مَیں تو اب کوئی آمد نہیں پیدا کرتا۔ میرا گذارہ بچوں کی آمد پر ہے۔ مگر تحریک جدید کے جہاد میں دیئے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔"

ایم۔ ایم سالم اکبر صاحب پرکھوپٹی بنگال آپ کئی سال سے پنشن پر ہیں۔ اُن کی پنشن ایکسو روپیہ کے قریب ہے۔ جب سے پنشن پر آئے ہیں اس وقت سے ہی اس قربانی کو قائم رکھتے چلے آ رہے ہیں جو ملازمت کے زمانہ سے کی تھی اور اب اس پر اضافہ کر کے تیرھویں سال میں ۔/200 کا وعدہ کیا ہے۔ پنشنر اصحاب اپنی آمد اور اپنی قربانی کا محاسبہ کریں۔ اگر ان کا دل کہے کہ ان کی آمد کے مقابلہ میں قربانی برائے نام ہے تو وہ اب تیرھویں سال میں وعدہ کرتے ہوئے اس کا ازالہ کر دیں۔

چودہری اعظم علی صاحب سب جج چکوال تحریک جدید کے سال اول میں ۔/390 دئے پھر ہر سال پہلے سال سے نمایاں اور غیر معمولی اضافے کرتے رہے۔ حتّٰی کہ دسویں سال میں آپ نے ۔/1408 کی رقم پیش حضور کر دی۔ اور پھر گیارھویں سال میں دسویں سال پر اضافہ کیا اور بارھویں سال میں گیارھویں پر زیادتی کر دی۔ اور اب تیرھویں سال میں بارھویں سال سے اضافہ کر کے ۔/1429 کا وعدہ حضور کے پیش فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ پس دَورِ اوّل کا ہر مجاہد دیکھے کہ ۶۰۔ ۷۰۔ ۱۰۰۔ ۲۰۰۔ ۳۰۰۔ یا اس سے بھی زیادہ پانے والوں کی قربانی بارھویں سال ۵۔ ۱۰۔ ۲۰۔ ۴۰۔ ۵۰ کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ تو وہ اب تیرھویں سال میں ایسی مثال قائم کریں جس سے ان کی قربانی شاندار ہو کر رضائے الٰہی کا باعث بن جائے۔

میجر شمیم احمد صاحب مراد آباد نے تحریک جدید کے تیرھویں سال کے لئے ۔/1400 روپے کا چک ہی پیش حضور کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ:۔

احباب کو معلوم ہے کہ وہ بے کار ہیں اور مقدمات میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے مقدمات میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست بھی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ مصئون و مامون رکھے آمین۔ انہوں نے تحریک جدید کے چندہ میں کسی سال میں کمی نہیں کی۔ باوجود بے کاری اور پریشانی کے ہر سال اس رقم پر اضافہ کرتے رہے ہیں جو ملازمت کے زمانہ نائب تحصیلداری میں شروع کی تھی۔ اور اب تیرھویں سال میں اس پر اضافہ کر کے ۔/122 کا وعدہ فرمایا ہے۔

حوالدار کلرک صلاح الدین صاحب پونہ

"حضور والا! گذشتہ سال تین سو روپیہ کی ایک حقیر سی رقم پیشِ حضور کی تھی۔ اب تیرھویں سال کے لئے چار سو روپیہ کا وعدہ پیش حضور ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ میری ماہوار آمد ۔/98 ہے۔ چونکہ فوجی ملازموں کی تنخواہوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔ ممکن ہے کہ تنخواہ کم یا زیادہ ہو جائے مگر باوجود اس کے دل چاہتا ہے جسقدر ہو سکے خدا کی راہ میں دے دیا جائے۔ بعد میں دیکھا جائیگا"۔ واضح رہے کہ "حقیقت یہی ہے، کہ یہاں کا کھایا ہوا کام نہیں آئیگا۔ بلکہ خدا کے رستہ میں جو خرچ کیا ہوگا وہی ہمارے کام آئیگا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کیلئے آگے بڑھو۔" وہ جن کے بارھویں سال کے وعدوں اور انکی آمد میں قربانی کی کوئی نسبت نہیں وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان مثالوں سے فائدہ اٹھا کر آگے بڑھیں اور شاندار اضافہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں پس جہاں غیر معمولی قربانی کرتے ہوئے وعدوں میں نمایاں اضافہ کریں۔ وہاں حضور کی آواز سنتے ہی فوری وعدہ لکھوا کر سابقوں کا ثواب بھی لیں۔

مکرمی عبدالقادر صاحب واقف زندگی :۔

اس وقت خاکسار مقروض بھی ہو چکا۔ علاوہ ازیں محترم والد صاحب کی بیماری پر دوسو روپیہ سے زیادہ لے کر خرچ کر چکا۔ جو مزید قرض ہے۔ بظاہر حالات اس قرض کے ادا کرنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ مجبور ہو کر بارھویں سال کی ادائیگی کو پیچھے ڈالتا چلا آرہا تھا۔ آخر ۳۰ نومبر آ گئی دل نے کہا کہ اتنا قرض تو اپنی ذات کے لئے لیا ہے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے بھی کیوں قرض لے کر ادا نہیں کرتا۔ آخر خدا کا شکر ہے کہ قرض لے کر اس فرض سے سبکدوش ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے کیا بعید کہ وہ میری مشکل کو اسکے ذریعہ سے حل کر دے۔ تیرھویں سال کے لئے وعدہ کرنا ضروری تھا۔ مشکلات نے بھی گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ مگر دل نہیں چاہتا کہ آگے جو قدم اٹھا چکا ہوں اسے پیچھے لے جاؤں۔ اس لئے تیرھویں سال میں ایک روپیہ اضافہ سے ۶۷/- کا وعدہ پیش حضور ہے۔

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو دورِ اوّل کے تیرھویں یا دورِ دوم کے سال سوم کا وعدہ کرنے والے ہیں اور ان کے دل میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے میں شیطان وساوس ڈال رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ تو مقروض ہے پہلے قرض اتار لے پھر شامل ہونا۔ وہ حضور کا یہ ارشاد سُن لیں۔

"مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے۔ کہ اس نے پیچھے قدم نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مجبور ہیں (شامل نہیں ہو سکتے) غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوئے۔"

پس آپ اس وسوسہ میں نہ پڑیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کریں۔ اور قدم پیچھے نہ ہٹائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مدد فرمائے اور قربانی کی توفیق بخشے۔

تحریک جدید کے دفتر دوم کی پانچہزاری فوج

یاد رکھو! بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ بڑائی قربانی سے ہوتی ہے

پس

بڑائی کے قیام کیلئے بڑی بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج کا یہ خطبہ خصوصیت سے نوجوانوں اور ان کو جو کسی وجہ سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ نہیں لے سکے خصوصیت سے توجہ دلا رہا ہے کہ ان کے فرائض اور ان کی ذمہ واریاں اہم ہیں اور ان کے کندھوں پر تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ اس لئے انہیں ہوشیار اور بیدار ہو کر اس جہاد میں اپنی وہ قربانی پیش کرنی چاہیئے جو ایک مومن جماعت کا خاصہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ :۔ " زمانہ جلد جلد بدل رہا ہے۔ اب ہم آخری جنگ کے میدان کی طرف بڑھ رہے ہیں جس کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ بلکہ جس کی خبر تمام انبیاء دیتے آئے ہیں شیطان کی فوجیں اپنے وسیع سامانوں اور بڑی تنظیم کے ساتھ اسلام پر آخری حملہ کرنے کی تیاری میں ہیں اسلام کے سپاہی جو تعداد کے لحاظ سے بھی قلیل ہیں اور سامان کے لحاظ سے بھی قلیل ہیں صرف اخلاص اور ایمان کی متاع لئے ہوئے موت کے مونہہ میں جا رہے ہیں۔ یہ تھوڑی سی جماعت اگر آج قربانی میں کمزوری دکھا گئی تو اسلام کیلئے کوئی ٹھکانہ نہیں۔" آپ سے مطالبہ کر رہا ہے کہ تحریک جدید کے میدان جنگ میں شامل ہو کر وہ مالی قربانی کریں جس کی آج اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے ضرورت ہے۔ خطبہ آپ پر اس کی پوری وضاحت کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے وہ لوگو! جنہوں نے ابھی تک اس میدان میں قدم نہیں رکھا وہ تحریک جدید کے تیسرے سال میں اپنی مالی قربانی اپنے آقا کے حضور پیش کریں۔ مگر یہ یاد رہے کہ گو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمزور دل لوگوں کے لئے اسمیں شمولیت کی یہ رعایت دیدی ہے کہ نئی فوج میں شامل ہونے کے لئے اقل ترین حصہ اسکی ماہوار آمد کا نصف ہے مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ بتا رہا ہے کہ اس وقت تو نصف حصہ ماہوار آمد کی رعایت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہیں بلکہ تحریک جدید کی تبلیغی ضروریات اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کی حفاظت کے پیش نظر سب کچھ راہِ خدا میں قربان کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے بعض احباب نے اپنی ایک ماہ کی آمد سے بھی کچھ زیادہ دینے کی ٹھان لی ہے۔ جیسا کہ :۔

(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامیٹی سالِ اوّل سے اپنی پوری ایک ماہ کی آمد دے رہے ہیں تیسرے سال میں ان کا وعدہ ۵/۱۵/- کا حضور ایدہ اللہ کے حضور پیش ہو چکا ہے۔

(۲) محمد یوسف خانصاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ اسی سال میں اللہ تعالیٰ نے مجھے سلسلہ میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ پہلے سال تیس دوسرے سال ساٹھ ادا کر چکا ہوں۔ اب تیسرے سال میں ۱۲۰/- کا وعدہ ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد تر ادا کر دونگا۔ میری ماہوار آمد ۱۲۱/۸/- ہے۔

(۳) لفٹنٹ حمید احمد صاحب کلیم کراچی۔ تیرھویں سال میں میرا وعدہ ۴۵۰/- ہے۔ اور حضور میری اہلیہ صاحبہ کی طرف سے دورِ دوم کے تیسرے سال میں ۶۰/- کا حضور منظور فرمادیں۔

(۴) مولوی محمد عاشق صاحب اورنگ آباد دکن نے ابھی ابھی بیعت کی ہے۔ وہ تیسرے سال میں ۶۰/- کا وعدہ حضور کے پیش کر کے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۵) محترمہ صغریٰ بیگم قدسیہ فنانشل سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی پر اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کا سایہ ہمیشہ قائم رکھے اور انکے ساتھ ہو۔ قربانیوں میں حصہ لینے والی بہنوں کو بھی اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں کا وارث فرمائے۔ موصوفہ نے تحریک جدید کی پہلی فہرست تیرھویں سال کی ۴۷۳/۴ کی جو گذشتہ سال سے بڑھ کر ہے جس میں محترمہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کا وعدہ ۱۷۵/- اور ان کا اپنا ۳۴/- بیگم حافظ عبدالسلام صاحب ۴۲/- بیگم مرزا محمد حسین صاحب ۳۰/- بیگم اول بابو نذیر احمد صاحب ۲۶/۴ اور دوسری بہنوں کے وعدے بھی اضافہ سے ہیں بھیجی ہے۔

اس کے علاوہ دفتر دوم کے تیسرے سال میں محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ سید اسلم علی صاحب کا وعدہ ۶۰/- بیگم میاں نسیم حسین صاحب کا وعدہ پہلے سال کا ۵۰/- دوسرے کا ۶۰/- اب تیسرے سال میں ۷۰/- ہے۔ انہوں نے گویا اب ۱۸۰/- ادا کرنا ہے۔ دہلی کی بہنوں کے تیسرے سال کے یہ وعدے توجہ دلا رہے ہیں کہ ہر جماعت کی لجنہ اماء اللہ کو دفتر دوم کے تیسرے سال میں نمایاں اور غیر معمولی اضافے کر کے اپنے مولیٰ کی رضاء حاصل کرنی چاہیئے۔

(۶) مکرمی محمد یٰسین صاحب لکھنوی ابن مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم۔ حضور کی خدمت بابرکت میں دفتر دوم کے تیسرے سال میں ۱۳۵/- کا وعدہ پیش کر کے دعا کی درخواست ہے۔ پہلے سال ۱۲۵/- دوسرے سال ۱۳۰/- دے چکا۔

(۷) قاضی عبدالشفیق صاحب کانپور۔ پہلے سال ۷۴/- دوسرے سال کے ۹۴/- تیسرے سال کے ۱۰۶/- کا وعدہ حضور قبول فرمادیں۔

(۸) میاں غلام محمد صاحب دفتری دفتر محاسب۔ آپنے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان سُن کر دفتر دوم کے تیسرے سال میں اپنی پوری ایک ماہ کی آمد ۳۵/- کا وعدہ پیش حضور کر دیا۔

(۹) مبارک احمد صاحب واقف زندگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے میں تیسرے سال میں ۱۵۷/- کا وعدہ پیش کرتا ہوں حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(۱۰) محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب بھٹی قادیان۔ تحریک جدید کے دوسرے دور کے تیسرے سال میں چالیس روپے کا وعدہ پیش حضور ہے۔ عورتوں کے یہ شاندار وعدے نوجوانوں اور ان کو جو ابھی تک تحریک جدید میں باوجود اپنے لئے آمد پیدا کرنے کے شامل نہیں۔ توجہ دلا رہے ہیں کہ بہرحال اس جہاد میں شامل ہونا چاہیئے اور ایسی شان سے شامل ہونا چاہیئے کہ جن سالوں میں وہ باوجود توفیق کے شامل نہیں ہوئے تیسرے سال میں اس کمی کی بھی تلافی کر دیں۔

(۱۱) اخوند فیاض احمد صاحب محلہ دارالفضل واقف زندگی طالب علم کالج۔ تحریک جدید سے مجھے وظیفہ بیس روپے ملتا ہے۔ تیسرے سال کے لئے میں اپنا پورا وظیفہ پیش حضور کر کے اپنے اور اپنے والدین کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(۱۲) حوالدار کلرک بشیر احمد صاحب جبل پور ۱۰۶/- (۱۳) منشی محمد شریف صاحب (سندھ) ۶۵/- (۱۴) حوالدار کلرک محمد ناصر الدین صاحب بھیرہ ۶۰/- (۱۵) محترمہ صالحہ نسیم صاحبہ اہلیہ عبدالقادر صاحب ۳۰/- (۱۶) ملک محمد یونس صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ ۶۵/- (۱۷) جناب محمد صادق صاحب مصری شاہ ۸/- (۱۸) اہلیہ کیپٹن اقبال احمد صاحب شمیم ۶۶/- (۱۹) خواجہ محمد یوسف صاحب چکوال ۱۱۶/- (۲۰) قریشی محمد احمد صاحب دارالفتوح ۶۵/۹/-

(۲) نوجوانوں کی قربانیوں کی یہ فہرست بھی ان کو توجہ دلا رہی ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے اور تحریک جدید کے جہاد میں اب تک شامل نہیں ہوا۔ اسے دفتر دوم کے سال سوم میں اپنی قربانی اپنے آقا

پھول حسین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتے ہیں

اور اس لئے جاذب نظر!

ان کے جتنا قریب جاؤ یہ اتنا ہی خوبصورت نظر آئینگے۔

پہلے صرف آنکھ محظوظ ہوئی اور اب یہ اپنی مسحور کن خوشبو سے روح پر وجد کی کیفیت طاری کر دیں گے۔

بعینہٖ

اسی طرح آپ جتنا قریب ہو کر دیکھیں گے ہمارے پیش کردہ عطور اتنا ہی زیادہ آپ سے خراج تحسین حاصل کریں گے۔

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

دواخانہ فاروقی قادیان کے مجربات مرکبات

معجون فلاسفہ	۲ر تولہ	اطریفل زمانی فی سیر	۱۲/-/-
معجون کچلا	۳ر ″	اطریفل سادہ ″	۵/-/-
انوش دارو لولوی	۲/۸/- ″	اطریفل اسطوخودوس فی پاؤ	۲/۸/-
انوش دارو سادہ	/۴/ ″	دوائی خارش ۴۰ روز	۵/۸/-
دوائی سوکا ۳ ماشہ	۳/-/-	مرہم سیاہ ہر قسم زخم کیواسطے فی ڈبی	۱/۸/-
نسوار نزلی فی شیشی	۱/۴/-	سلاجیت فی تولہ	۲/-/-
سرمہ مغسول	-/۴/- تولہ	دوائی ضیق النفس ایک ہفتہ	۱/-/-
پھکی اطفال ۲۰ تولہ	۱/۴/-	حبوب آتشک و سوزاک ۴۰ روز	۱۰/-/-
خمیرہ گاؤزبان سادہ فی سیر	۵/-/-	اکسیر جگر فی شیشی	۱/۴/-
خمیرہ گاؤزبان عنبری فی تولہ	-/۲/-		
اطریفل کشنیز فی سیر	۵/-/-	اکسیر معدہ	۱/۸/-

کشتہ جات

کشتہ ابرک سیاہ فی تولہ	۴/-/-	کشتہ قلعی سادہ فی تولہ	۵/-/-
کشتہ ابرک سفید ″	۳/-/-	کشتہ قلعی سیمابی ″	۶/۸/-
کشتہ یاقوت فی ماشہ	۲/-/-	کشتہ گؤدنتی ″	۲/-/-
کشتہ عقیق فی تولہ	۶/-/-	کشتہ شنگرف فی ماشہ	۲/۴/-
کشتہ مرجان ″	۴/-/-	کشتہ بیضہ مرغ فی تولہ	۲/-/-
کشتہ سنگ یہود ″	۲/-/-	کشتہ بارہ سنگھا ″	۳/۸/-

قادیان میں جائداد کی خرید و فروخت

جو اصحاب قادیان اور اس کے گرد و نواح میں زمین یا مکان وغیرہ خریدنا یا فروخت کرنا چاہیں۔ وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں انشاء اللہ اس میں انہیں ہر قسم کی سہولت اور حفاظت رہیگی

خاکسار: مرزا بشیر احمد

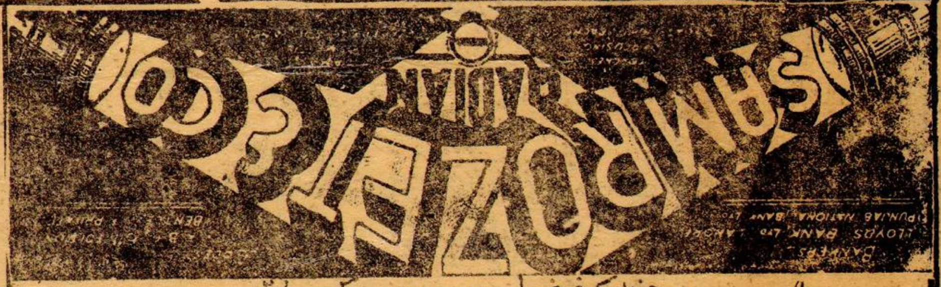

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

قادیان

کو

مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے

اور

سام ٹارچ

کو صنعتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے

سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

Sole Distributors M/S Dominion Agencies Qadian

مشہدی لنگیاں بنارسی مال بٹالہ ہاؤس کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر سے خریدیں

1274

سنخت امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کی بیماریاں
بچوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
کمزوری دماغ
بالوں کی بیماریاں
کمزوری اعضاء ہضم

ذیابیطس
نزلہ
پیچش
ضعف قلب
ضعف ہاضمہ

جریان
اسقاط حمل
خرابی ایام
اٹھرا
سیلان الرحم
ضُعف باہ
دمہ

دق و سل
امراض خون
پائیوریا
کنٹھ مالا
تلی

گنٹھیا
اگر ایسا ہے
جنون

تو اپنے مرض کے مفصل حالات لکھ کر بھیجئے۔ ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے صرف یہ پتہ یاد رکھیں۔

دواخانہ نورالدینؓ قادیان

جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات اپنی طبی ضروریات کے لئے خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ میں تشریف لائیں۔
جہاں زیر نگرانی بیگم صاحبہ حکیم عبدالوہاب صاحب عمر (طبیبہ و قابلہ مستند طبیہ کالج دہلی) خاطر خواہ علاج کا انتظام ہے۔

طبّ یونانی کو بے اثر قرار دینے والوں کے لئے چیلنج!

ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طبّ کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واجبی قیمتوں کی مختصر فہرست

سونے کی گولیاں (رجسٹرڈ) زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ چودہ روپے

زد جام عشق کلاں بے حد مقوی۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر۔ ایک ماہ کا کورس ساڑھے گیارہ روپے۔ دو ہفتہ چھ روپے۔

حبّ جواہر مہری عنبری مقوی قلب اکسیر ہے ایک روپے کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا رجسٹرڈ:۔ مقبول خاص و عام۔ قیمت پانچ روپے فی شیشی

ٹھنڈا سرمہ:۔ آنکھوں کے لئے اکسیر۔ دو روپے شیشی

کھانسی کی اکسیر دوا:۔ دو پیسے گولی۔

بواسیری:۔ بواسیر کا حکمی علاج۔ ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے

اکسیر ذیابطیس تجربہ شدہ زود اثر مرکّب۔ ایک ماہ کا کورس قیمت سات روپے

لعوق سپستان:۔ نزلہ و زکام کے لئے اکسیر ہے۔ بارہ آنے چھٹانک۔

اکسیر دمہ:۔ دمہ کا مجرّب علاج۔ پانچ روپے تولہ۔ خوراک ایک رتی۔

اکسیر امراض گوش کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج دو روپے شیشی۔

اکسیر اٹھرا:۔ اعلیٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے

اکسیر نرینہ اولاد حضرت خلیفہ اول رضؓ کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے۔ مکمل کورس قیمت بیس روپے۔

اکسیر جگر تین روپے سینکڑہ مشین سے بنی ہوئی گولیاں "مرکب افستنین" مشین سے بنی ہوئی گولیاں تین روپے سینکڑہ صندل پوڈر کی مشین سے بنی ہوئی گولیاں۔ ایک روپیہ سینکڑہ۔

نمک سلیمانی نہایت زود اثر ہاضم ہے۔ قیمت فی چھٹانک بارہ آنے۔

فوری علاج گھریلو طبیب:۔ قیمت فی شیشی اڑھائی روپے۔ اور پانچ روپے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

جریان کی مجرب دوائیں مختلف قیمتیں ہیں۔ اور نہایت زود اثر دوائیں ہیں۔

لبوب کبیر:۔ آٹھ روپے چھٹانک۔ نہایت مقوی معجون ہے

جوارش زرعونی ایک روپیہ چھٹانک

جوارش جالینوس سوا دو روپے چھٹانک

معدہ کے لئے بیحد مفید ہیں

معجون فلاسفہ ۔ سوا روپیہ شیشی۔

روح نشاط رجسٹرڈ مفرح و مقوی قلب دس روپے چھٹانک۔

صندل پوڈر کی گولیاں خون پیدا کرتی ہیں اور خون صاف کرتی ہیں۔ ایک روپیہ

منجن لاجواب:۔ دو روپے فی شیشی قیمتی و بہت کمیاب اجزاء کا مرکب ہے۔

اسہال کی مجرّب اور زود اثر دوا:۔ ایک روپے کی بیس گولیاں۔

اطریفل زمانی ایک روپے چھٹانک۔ نہایت اعلےٰ درجہ کے اجزاء سے مرکب ہے۔

اطریفل کشنیزی ایک روپے چھٹانک۔ سر کے امراض کے لئے بیحد اکسیر ہے۔

عورتوں کی ماہواری ایام کی کثرت یا کمی کی مجرب دوائیں۔ قیمت واجبی

اطریفل اسطخودوس دماغ کے لئے بیحد مفید۔ ایک روپیہ چھٹانک۔

مرکب افستنین:۔ دل۔ دماغ معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ تین روپے

معجون کچلہ:۔ جوڑوں کے درد کے لئے۔ چار روپے شیشی۔

معجون برشعشا:۔ خوراک ایک رتی کستوری اور زعفران والی دو روپے شیشی

حبّ ایارج فیقرا:۔ ڈیڑھ روپے تولہ۔ سر کے تمام امراض کے لئے مفید ہے۔

حب شفا۔ حبّ تنکار۔ حب جدوار اور نزلہ زکام کی مجرب دوا

تریاق الاطفال:۔ بچوں کے تمام امراض کی اکسیر دوا۔ پانچ روپے شیشی (اس کا جزو اعظم پسے ہوئے موتی ہیں)

تمام اقسام کے کشتہ جات۔ جواہرات۔ یاقوت۔ عقیق۔ مرجان نہایت اعلیٰ درجہ کا قلب الحجر براق۔ کہربا۔ نیلم۔ پکھراج۔ فیروزہ۔ نہایت خالص زعفران۔ اصلی سلاجیت آفتابی۔ اور اعلیٰ درجہ کی کستوری وغیرہ

نوٹ:۔ تفسیر کبیر مقابلتاً رعایتی قیمت پر ملے گی

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

(نزد کوٹھی حضرت مرزا شریف احمد صاحب)

موتی سرمہ (رجسٹرڈ) کے گیت

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند (شبکوری) سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ محصول ڈاک علاوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلم احباب موتی سرمہ کو ہی پسند کرتے ہیں

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی تصدیق !

جناب سید نیاز حسین صاحب آئی۔سی۔ایس ڈپٹی کمشنر بہادر مظفر گڑھ حال وزیر اعظم ریاست جاورہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپ کا موتی سرمہ میں نے استعمال کیا۔ میری آنکھوں سے پانی جاتا تھا۔ اور خارش تھی۔ ان عوارض کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ لہذا براہ کرم ۲ تولہ اور بذریعہ وی۔پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

یہ سرمہ غیر معمولی قدر کے قابل ہے !

جناب مکرم مولوی فیاض علی صاحب وکیل ہائی کورٹ و آنریری چیئرمین میونسپلٹی حیدرآباد دکن تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میری محترمہ والدہ صاحبہ کو آشوب چشم ہو گیا تھا۔ اور پانی آنکھوں سے برابر بہنے سے آنکھوں سے بالکل مایوس ہو جانا پڑا تھا۔ حیدرآباد کے مشہور و معروف و نامی گرامی حکماء و ڈاکٹروں کا علاج کرایا گیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اتفاقاً آپ کے موتی سرمہ کی ایک شیشی ایک معزز دوست نے مجھے دی۔ استعمال کیا۔ الحمد للہ ایک ہفتہ میں ہی غیر معمولی فائدہ ہوا۔ بلاشبہ آپ کی یہ ایجاد غیر معمولی قدر کے قابل ہے۔ بدیں خط ہذا ایک تولہ موتی سرمہ بذریعہ وی۔پی بھیجکر مشکور فرمائیں۔"

آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے واسطے تیر بہدف

جناب سید محی الدین احمد خاں صاحب پولیس انسپکٹر ایٹہ لکھتے ہیں۔ کہ "واقعی آپ کا سرمہ بہت سے موقعوں پر نہایت ہی کارآمد ثابت ہوا۔ دکھتی ہوئی آنکھوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ آنکھوں کی صفائی کے واسطے اس کا استعمال بہت ضروری ہے۔ بگڑی ہوئی آنکھوں پر فوراً اثر کرتا ہے۔ بہت سے آدمیوں کے استعمال میں آیا۔ اور ان جملہ صاحبان نے بہت تعریف کی۔ تین سال کے تجربہ کے بعد جبکہ کوئی شبہ نہ رہا۔ ان الفاظ کو لکھ رہا ہوں۔"

اس کے مسیحائی اثر کو دیکھکر سب حیرت میں رہ گئے

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ فیروزپور چھاؤنی تحریر فرماتے ہیں کہ "میری آنکھیں مجھے قریباً جواب ہی دے چکی تھیں۔ خیال تھا کہ ہوگا جا کر آنکھوں کا علاج کراؤں۔ اچانک آپ کا اشتہار نظر پڑا۔ منگوایا۔ استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا۔ اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ علیحدہ علیحدہ سات شیشیوں میں جلد بذریعہ وی۔پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

ہندو صاحبان موتی سرمہ کے ہی گیت گا رہے ہیں

جناب انسپکٹر جنرل صاحب بہادر پولیس کی تصدیق !

جناب جی۔ایل رائے صاحب بہادر سابق انسپکٹر جنرل پولیس ریاست بیکانیر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں آپ کا موتی سرمہ دو سال سے استعمال کر رہا ہوں۔ درحقیقت یہ امراض چشم کے لئے بہت ہی مفید چیز ہے۔ جب بھی اس کو استعمال کیا۔ نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ تقوی بصر ہونے کے علاوہ دیگر جملہ امراض چشم مثلاً جلن۔ خارش چشم۔ ککرے۔ جالا۔ پانی بہنا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑبال وغیرہ کے لئے بھی بہت مفید پایا۔ درحقیقت آپ نے اس ایجاد سے خلق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ مجھے قوی امید ہے۔ کہ جو شخص بھی اس سرمہ کا استعمال کریگا وہ اسکی خوبیوں کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ براہ کرم بدیں خط ہذا دو شیشی اور بذریعہ وی۔پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

بہت پرانے ککرے دور ہو گئے !

جناب ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر لاہور اپنے ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء کے اشو میں لکھتے ہیں۔ کہ "میری دھرم پتنی (بیوی) کی آنکھوں میں بہت پرانے ککرے تھے۔ میں نے آپ کا موتی سرمہ انہیں استعمال کرایا۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے بڑی خوشی ہے۔ کہ اس سرمہ سے انہیں بے حد فائدہ ہوا۔ اور ککرے دور ہو گئے ہیں۔ اس منفعت ایجاد کے لئے آپ کو صدق دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔"

عینک چھوٹ گئی !

جناب چودھری نند لال صاحب رئیس کمالیہ لکھتے ہیں۔ کہ "میں نے موتی سرمہ کا استعمال کیا۔ ککروں اور دیگر عوارض کے لئے نہایت مفید پایا۔ اس کے متواتر استعمال سے بینائی میں نمایاں فائدہ ہوا۔ اور میری عینک چھوٹ گئی۔ میرے کئی دیگر دوستوں اور عزیزوں نے بھی اس کو استعمال کیا۔ اور سب کو بے حد فائدہ ہوا۔ اس مفید ایجاد کے لئے تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم دو شیشی اور بذریعہ وی۔پی بھیجکر مشکور فرمائیں۔"

بے حد فائدہ ہوا !

جناب کنگر کرشنا صاحب تحصیل کنانور (مالابار) سے لکھتے ہیں۔ کہ "آپ کے موتی سرمہ سے مجھے بے حد فائدہ ہوا۔ براہ مہربانی یہ خط ملتے ہی موتی سرمہ ۲ تولہ علیحدہ علیحدہ دو شیشیوں میں بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احمدیت کی تعلیم سے باخبر ہونے اور مذاہب غیر کا نہایت کامیاب مقابلہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں!

(جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے ")

پس تم کوشش کرو کہ اس تکبر سے حصہ نہ لو۔ اور نہ صرف تین دفعہ بلکہ دس دفعہ حضرت صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کرو۔ تاکہ تمہارا ایمان اور عرفان زیادہ سے زیادہ بڑھے۔ ذیل میں حضور کی کچھ کتابوں کی فہرست پیش کیجاتی ہے

براہین احمدیہ ہر چہار حصص ۸؎ / پرانی تحریریں ۳؎ / شحنۂ حق ۶؎ / سبز اشتہار ۳؎ / شرائط بیعت مع تکمیل تبلیغ ۱؎ / فتح اسلام ۳؎ / توضیح مرام ۶؎ / آسمانی فیصلہ ۷؎ / الحق لدھیانہ ۶؎ / نشان آسمانی ۹؎ / برکات الدعا ۳؎ / حجۃ الاسلام ۲؎ / سچائی کا اظہار ۲؎ / شہادت القرآن ۸؎ / نور الحق حصہ دوم ۶؎ / اتمام الحجۃ ۲؎ / ضیاء الحق ۲؎ / نور القرآن ہر دو حصہ ۸؎ / آریہ دھرم ۴؎ / استفتاء عربی ۴؎ / استفتاء اردو ۲؎ / تحفہ قیصریہ ۵؎ / حجۃ اللہ ۴؎ / سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۴؎ / الانذار ۲؎ / فریاد درد ۳؎ / راز حقیقت ۴؎ / کشف الغطاء ۳؎ / ایام الصلح ۸؎ / حقیقۃ المہدی ۲؎ / ستارۂ قیصرہ ۲؎ / تریاق القلوب ۸؎ / تحفہ غزنویہ ۴؎ / گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ۲؎ / لجۃ النور ۶؎ / غلطی کا ازالہ ۱؎ / اربعین ۴؎ / روئداد جلسہ دعا ۲؎ / دافع البلاء ۵؎ / کشتی نوح ۱۲؎ / تحفہ ندوہ ۱؎ / اعجاز احمدی ۴؎ / ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی ۱؎ / نسیم دعوت ۴؎ / سیرت الابدال ۱؎ / تقریریں ۲؎ / الندا من وحی السماء ۱؎ / چشمہ مسیحی ۳؎ / تجلیات الہیہ ۲؎ / قادیان کے آریہ اور ہم ۱؎ / پیغام صلح ۲؎ / درثمین فارسی ۴؎ / درمکنون ۸؎ / ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ ۱۲؎ / الخطاب الجلیل ۸؎ / تبلیغ رسالت ۱ تا ۶ مع التبلیغ عربی ۲؎

ان کے علاوہ احمدیت کے متعلق جس کتاب کی ضرورت ہو بکڈپو سے طلب فرمائیں۔ اپنی ضرورت کی ساری کتابیں ایک ہی جگہ سے خریدنے میں آپ کو آسانی بھی رہے گی اور کفایت بھی۔ بکڈپو تالیف و اشاعت کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ بلکہ یہ صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ایک قومی ادارہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المشتہر:- مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان!

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

دوستوں کی سہولت کے لئے ہم نے اپنا سیل ڈپو کھولدیا ہے۔ جہاں سے بہترین خالص اون سے تیار کردہ ہوزری کا مال بہت سستے داموں مل سکتا ہے۔ ہم آج کل مندرجہ ذیل اشیاء تیار رہے ہیں۔

خالص اونی مال:-

سویٹر بچگانہ۔ زنانہ و مردانہ قیمت 3/4/6 سے اوپر
مفلر -/RS 2 سے اوپر جرابیں 1/8/ سے اوپر
ٹوپیاں -/8/- سے اوپر دراز -/3/3 سے اوپر
بنیان 3/10 سے اوپر

سوتی مال:-

بنیان -/1/4 سے اوپر
قمیص -/3 سے اوپر
جرابیں -/9/- سے اوپر

احمدی احباب مندرجہ بالا سامان کے لئے اپنی ضروریات جلسہ سالانہ تک کے لئے ملتوی رکھیں۔ اور جلسہ کے موقعہ پر اپنی پسند کے مطابق عمدہ اور سستا مال حاصل فرمادیں۔

کحل الجواہر

ایک روپیہ ڈیڑھ ماشہ کحل الجواہر کی قیمت برائے آزمائش رکھی گئی ہے۔ یہ سرمہ نہایت ہی قیمتی اجزاء اور جواہرات وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ آنکھوں کی تمام ترشکایت میں روز بروز مفید ہوتا جارہا ہے۔ قیمتی اجزاء سے مرکب ہونے کے باوجود صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے مدنظر قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ صرف ایک دفعہ آزمانا شرط ہے۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار مقامی ضرورتمند اصحاب روزانہ صبح تشریف لاکر آنکھوں میں لگا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

هوالشافی

دانتوں کا درد بجلی کی طرح

درد دانتوں کی انمول دوا

روتا آئے ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ منٹ تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لاکر تسلی فرماسکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپے ہے خرید کر خود استعمال کرسکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ دار ہونگے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

ضرورت رشتہ

تین نوجوان کنواری بی اے پاس انڈر گریجویٹ کے لئے۔ تین معزز باروزگار رشتے مطلوب ہیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

بیگم میجر عطاء اللہ معرفت میجر عطاء اللہ آئی ایم ایس سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل پشاور

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے مطالبہ حلف

از حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد

لاہور کے اخبار "پیغام صلح" نے اپنے ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں موٹے حروف میں شائع کیا ہے کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کے انعامی چیلنج کے مطابق "حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ" مطلوبہ حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

یہ عنوان دیکھ کر شاید بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہوں گے۔ گو مولوی محمد علی صاحب چار سال سے ٹالتے ہی رہے ہیں مگر اب حلف اٹھانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ درست نہیں ہے۔ صرف پبلک میں اور اپنے ہم خیال لوگوں میں شہرت حاصل کرنے کی کوشش کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ حیدر آباد میں ان کے ایک مبلغ محمد انعام الحق صاحب رہتے ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ ان کی درخواست پر مولوی محمد علی صاحب نے حلف اٹھانا منظور کر لیا ہے۔ اس لئے انعامی رقم پچپن ہزار روپیہ مولوی محمد علی صاحب کے لئے اور پانچ ہزار ان کے لئے جملہ ساٹھ ہزار روپیہ جناب خان بہادر عبدالکریم خانصاحب سکندر آباد دکن کے پاس جمع کرائی جائے۔ میں نے ان کو لکھ دیا کہ اگر مولوی محمد علی صاحب ہمارے چیلنج کے مطابق حلف اٹھانے کے لئے تیار رہیں تو ہم بھی جناب خان بہادر صاحب کے پاس ساٹھ ہزار روپیہ جمع کرانے کے لئے تیار ہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ لوگ ہمارے ایک اشتہار کو ہی (جس میں مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے) مطلوبہ حلف قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب خود مذکورہ بالا اخبار میں لکھتے ہیں:-

"میں ذیل کی حلف اپنے سالانہ جلسہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء کو اٹھانے کے لئے تیار ہوں جس کا مطالبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کے اشتہار مندرجہ الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں بدیں الفاظ کیا گیا ہے "میرا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مجدد ومسیح ہیں مگر نبی نہیں۔ اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔" اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا؟

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ ان چند سطور میں مولوی صاحب اپنے ہی عقیدہ کو مطلوبہ حلف قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کا عقیدہ اور چیز ہے اور ہمارا مطلوبہ حلف اور چیز مگر یہ دونوں کو ایک ہی چیز قرار دیتے ہیں یہ ہے ان کا حلف اٹھانا۔ اور اس کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ انعام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں پبلک کی اطلاع کے لئے اپنے شائع شدہ چیلنج میں سے حلف کے اصل الفاظ یہاں پھر درج کرتا ہوں۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کو فی الحقیقت حلف اٹھانا منظور ہے تو ان کو ان الفاظ میں حلف اٹھانا ہو گا۔ اب اس میں کسی قسم کی کمی بیشی یا تبدیلی کرنے کا نہ مجھے نہ ان کو کوئی حق ہے۔ اگر وہ اس طرح کا حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو میں ان کی خواہش کے مطابق ساٹھ ہزار روپیہ جناب خان بہادر عبدالکریم خانصاحب کے پاس جمع کرانے کو تیار ہوں۔ حلف کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں محمد علی پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جو دعویٰ صدی کا ربانی مجدد و مسیح موعود مانتا ہوں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا مسلمانوں میں ایسا شخص خواہ وہ اپنے آپ کو کوئی نئی شریعت والا یا مستقل نبی نہ کہتا ہو۔ اور اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام کہتا ہو۔ شریعت اسلام کا کامل طور سے پابند ہو۔ دن رات جان و مال سے اشاعت اسلام کرنے والا ہو پھر بھی وہ اگر اپنے آپ کو خدا کی طرف سے وحی یا الہام پا کر نبی یا رسول کہتا ہے وہ بھی میرے نزدیک یقیناً جھوٹا کافر اور دجال ہے۔ دوسرا میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسیح موعود کا منکر یا مکذب اگر کلمہ گو ہے تو وہ ہرگز کافر نہیں ہو سکتا یہی عقاید مسیح موعودؑ کے تھے۔ اور میں بھی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی حیثیت سے یہی عقاید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک اپنے رسالوں میں شائع کرتا رہا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے زمانہ تک یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے آپ کو قرآن شریف کی آیت استخلاف کی رو سے خلیفۃ المسیح ثانی قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے منکرین و مکذبین کو منکر و کافر قرار دیتے ہیں میرے نزدیک یہ عقاید سراسر غلط اور جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واجب الاطاعت امام نہیں ہو سکتے بلکہ میرے ہی عقاید صحیح ہیں۔ اور اگر میرے مذکورہ بالا عقاید خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور میں ان عقاید کی اشاعت کرنے میں صحیح راہ نمائی نہیں کرتا بلکہ گمراہی پھیلاتا ہوں۔ تو میں دعا کرتا ہوں کہ

اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے۔ اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار غالب انتقام حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک میرے مذکورہ بالا عقاید غلط اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقاید صحیح ہوں تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر۔ یا کسی ایسے غضب ناک و عبرت ناک عذاب میں مبتلا کر جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا۔ اور دنیا میں گمراہی پھیلا یا کرتا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا مجھے ملی۔ آمین ثم آمین"

خاکسار عبداللہ الہ دین ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء

جلسہ سالانہ پر تانگوں اور قلیوں کے ریٹ

ریٹ قلی ریلوے سٹیشن سے

مقام	ایک نگ	دو نگ	دو سے زیادہ نگ (فی نگ)
(۱) دارالفضل۔ دارالبرکات کی مسجد تک یا واپس	۲ر	۰۳ر	۰۱ر
(۲) دارالفضل۔ دارالبرکات آخر تک یا واپسی	۰۲ر	۰۴ر	۲ر
(۳) دارالعلوم۔ دارالشکر تک یا واپسی	۳ر	۵ر	۰۲ر
(۴) دارالرحمت شہر تک یا واپسی	۰۳ر	۶ر	۰۲ر
(۵) دارالانوار ناصر آباد تک یا واپسی	۴ر	۷ر	۳ر

نوٹ:۔ نگ ۱۵ سے ۲۵ سیر تک شمار ہو گا۔

ریٹ تانگہ

(۱) سالم تانگہ فی گھنٹہ ۔/۴/۔۱ روپیہ۔ (۲) ریلوے سٹیشن سے دارالبرکات، دارالفضل تک یا واپسی۔ سالم تانگہ ۴ سواری ۔/۱۲/۔ (۳) دارالعلوم۔ دارالشکر۔ دارالرحمت، مسجد دارالفتوح تک ایک روپیہ سالم تانگہ ۴ سواری۔ (۴) اندرون شہر یا مسجد اقصیٰ تک ۔/۴/۔۱ سالم تانگہ ۴ سواری۔ (۵) دارالانوار ناصر آباد تک ۔/۸/۔۱ " " (۶) حدود کمیٹی میں تمام جگہوں تک ۴/ " " " " (۷) فی سواری بشرطیکہ ۴ سواریاں ہوں ۔/۴/۔ (مقررہ نرخ کا)

نوٹ:۔ زائد مانگنے والے کا نمبر نوٹ فرما کر ناظم استقبال ریلوے سٹیشن کو مطلع فرمائیں۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah